Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2007

455
27/11/07

بسم اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم   نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 56

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 42

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈیا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈیا 20 ڈالر امریکن

5/شوال 1428 ہجری 18/اخاء 1386 ہش 18/اکتوبر 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو

ارشاد باری تعالیٰ

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ (آل عمران: ۹۳)

ترجمہ: تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اسکو خوب جانتا ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اے آدم کے بیٹے تو اپنا خزانہ میرے پاس جمع کر کے مطمئن ہو جا، نہ آگ لگنے کا خطرہ، نہ پانی میں ڈوبنے کا اندیشہ اور نہ کسی چور کی چوری کا ڈر۔ میرے پاس رکھا گیا خزانہ میں پورا تجھے دوں گا اس دن جبکہ تو اس کا سب سے زیادہ محتاج ہوگا" (طبرانی)

☆......حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایک کھجور بھی پاک کمائی میں سے اللہ کی راہ میں دی۔ اور اللہ تعالیٰ پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا اور اسے بڑھاتا چلا جائے گا یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی۔ جس طرح تم میں سے کوئی اپنے چھوٹے سے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ ایک بڑا جانور بن جاتا ہے۔

(بخاری کتاب الزکوٰة باب الصدقة من کسب طیب)

☆......آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "اے لوگو! جہنم کی آگ سے بچو اگرچہ تمہارے پاس کھجور کا آدھا ہی ٹکڑا ہو، وہی دے کر آگ سے بچو۔ اس لئے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا انسان کی کجی کو درست کرتا ہے۔ بُری موت مرنے سے بچاتا ہے اور بھوکے کا پیٹ بھرتا ہے" (الترغیب والترہیب)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام

"تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا لیکن جو شخص مال کی محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دیکر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کیلئے بلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجالائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کیلئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرہ محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۳ ص ۴۹۷۔۴۹۸)

"قوم کو چاہئے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجالاوے۔ مالی طرح پر بھی خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں چاہئے۔ دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا۔ رسول کریم ﷺ، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے۔ اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیویں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا تو اسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت ہے" (ملفوظات ج ۳ ص ۳۵۸ الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

"پانچواں وسیلہ اصل مقصود کے پانے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجاہدہ ٹھہرایا ہے یعنی اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی طاقتوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی عقل کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اس کو ڈھونڈا جائے جیسا کہ وہ فرماتا ہے...... اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنے نفسوں کو مع ان کی تمام طاقتوں کے خدا کی راہ میں خرچ کرو اور جو کچھ ہم نے عقل اور علم اور فہم اور ہنر وغیرہ تم کو دیا ہے وہ سب کچھ خدا کی راہ میں لگاؤ۔ جو لوگ ہماری راہ میں ہر ایک طور سے کوشش بجالاتے ہیں ہم ان کو اپنی راہیں دکھا دیا کرتے ہیں"

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن ج ۱۰ ص ۴۱۸-۴۱۹)

جلسہ سالانہ قادیان
مورخہ 29-30-31 دسمبر 2007ء کو منعقد ہوگا

قبل ازیں جلسہ سالانہ قادیان 2007ء کے تعلق سے یہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ یہ جلسہ مورخہ 27,28,29 دسمبر کو منعقد ہوگا۔ اب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہی منظوری سے احباب جماعت کی اطلاع کیلئے یہ اعلان کیا جارہا ہے کہ:۔ 116 واں جلسہ سالانہ قادیان عید الاضحیٰ کی تقریب سعید (جو انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ 20/21 دسمبر کو ہوگی) کے پیش نظر مورخہ 29-30-31 دسمبر 2007ء بروز ہفتہ اتوار، سوموار منعقد ہوگا۔ **مجلس مشاورت**: نیز انیسویں مجلس مشاورت جلسہ سالانہ کے معابعد مورخہ یکم جنوری 2008ء بروز منگل وار منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے دعاؤں کے ساتھ تیاری شروع کریں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی نیز مبارک ہونے کیلئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

یہودیوں کے نقشِ قدم پر!

پُونچھ سے ایک دوورقہ فولڈر بدزبانی سے بھرا ہوا موصول ہوا ہے جو ''مولانا'' محمد اسماعیل کٹکی کا لکھا ہوا ہے، اور جسے ایک صاحب ماسٹر بلال احمد، مدرس جامعہ ضیاء العلوم پُونچھ، صوبہ جموں کشمیر نے اپنے مرحوم والد کو ''ثواب'' پہنچانے کے لئے شائع کرایا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس اشاعت کے ذریعہ ماسٹر بلال احمد نے اپنے وفات یافتہ والد کو ثواب تو کوئی نہیں پہنچایا بلکہ اس حرکت کے ذریعہ انہوں نے خدا کے ایک مامور کی مخالفت اور استہزاء کے عذاب کو ضرور دعوت دی ہے۔ چونکہ بعض احباب کا اصرار ہے کہ اس کا جواب شائع کیا جائے لہذا اس کا جواب ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔

جہاں تک ان کے اٹھائے ہوئے اعتراضات کا تعلق ہے تو پہلا اعتراض انہوں نے یہ پیش کیا ہے کہ نعوذ باللہ من ذالک سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہندو مذہب کے عقیدہ تناسخ یعنی پُنَر جنم کے قائل ہیں۔ وہ لکھتا ہے:-

''مرزا قادیان ہندو مذہب کے عقیدہ تناسخ یعنی پُنَر جنم کا قائل ہے اور اس کا اصل دعویٰ جسے وہ کہیں اشارۃً کہیں صراحتاً ذکر کرتا ہے، نعوذ باللہ یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ مرزا غلام احمد قادیان کے روپ میں پیدا ہوئے ہیں۔''

''چنانچہ مرزا اپنے متعلق خود لکھتا ہے: مَنْ فَرَّقَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْمُصْطَفٰى فَمَا عَرَفَنِي وَمَا رَأٰى''

'' یہاں تک کہ آگے لکھتا ہے صَارَ وُجُوْدِيْ وُجُوْدَهٗ' میرا وجود مصطفیٰ کا وجود ہے۔''

اب جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ نعوذ باللہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام تناسخ یا پُنَر جنم کے قائل تھے تو یہ سراسر جھوٹ اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بہتان عظیم ہے۔ آپ کا وجود تو وہ مبارک وجود تھا جس نے اپنی متعدد کتب میں قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں اور دیگر عقلی و نقلی دلائل کے ذریعہ ہندوؤں کے عقیدہ تناسخ کا بطلان نہایت مدلل اور مسکت رنگ میں ثابت فرمایا ہے اور وہ ایسے دلائل ہیں کہ ہندو مذہب کے لوگ آج تک ان دلائل کا جواب نہیں دے سکے علاوہ اس کے آپ نے قرآن مجید کے عظیم الشان دلائل کے ذریعہ ہندوازم کے مقابلہ میں اسلام کی خوبیوں کو نہایت روشن دلائل سے ثابت فرمایا ہے اور اس کیلئے آج سے ایک صدی قبل شائع ہونے والی اپنی ایک مدلل و مسکت کتاب '' براہین احمدیہ'' میں قرآنی دلائل کا مقابلہ کرنے والے کیلئے دس ہزار روپے کا انعامی اشتہار بھی شائع فرمایا تھا۔ اُن دنوں آپ کی اس عظیم الشان کتاب کا اسلامی حلقوں میں نہایت و الہانہ استقبال کیا گیا۔ چنانچہ مشہور اہل حدیث لیڈر مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ ''اِشَاعَةُ السُّنَّةِ'' میں لکھا کہ:-

'' ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ زمانہ کے حالات کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام تالیف نہیں ہوئی اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی جاتی ہے۔''

(اشاعة السُّنَّہ جلد ہفتم نمبر 6 صفحہ 70-169)

''براہین احمدیہ کے علاوہ آپ نے عقیدہ پُنَر جنم کے خلاف اپنی جن کتب میں دلائل دیئے ہیں ان میں ''چشمۂ معرفت'' ''سُرمہ چشم آریہ'' وغیرہ کتب شامل ہیں انصاف پسند اور روشن خیال مسلمان حضرات سے درخواست ہے کہ وہ ان کتب کا ضرور مطالعہ کریں۔''

اب جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ: صَارَ وُجُوْدِيْ وُجُوْدَهٗ' کہ میرا وجود مصطفیٰ کا وجود ہے تو یہ باتیں تمثیلی طور پر ہیں اور قرآن و حدیث اور بزرگان سلف کی پیشگوئیوں کے عین مطابق ہیں۔ قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخرین میں ایک اور بعثت کا ذکر کیا گیا ہے اور وہ بعثت دراصل امام مہدی کے ذریعہ سے ہونی تھی۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

یعنی وہی خدا ہے جس نے ایک ان پڑھ قوم کی طرف اسی میں سے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا جو (باوجود اَن پڑھ ہونے کے) ان کو خدا کے احکام سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت سکھاتا ہے گو وہ اس سے پہلے بڑی بھول میں تھے۔

اور اس کے سوا ایک دوسری قوم میں (وہ اسے بھیجے گا) جو ابھی تک ان سے نہیں ملی اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں حدیث بخاری میں درج ہے کہ جب یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تو صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پُوچھا ''یہ آخرین کون ہیں'' اس موقع پر آپ نے سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:

لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ اَوْ رِجَالٌ مِّنْ فَارِس - یعنی اگر ایک وقت ایمان ثریا پر بھی چلا گیا تو اہل فارس میں سے ایک یا ایک سے زیادہ لوگ اُسے ثریا سے واپس لے آئیں گے گویا مہدی معہود علیہ السلام کی خبر دیتے ہوئے اس میں بتایا گیا ہے کہ اس کے وجود میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ ہوگی اب اگر اسماعیل کٹکی صاحب یا ان کا فولڈر شائع کرنے والے ماسٹر بلال احمد مدرس جامعہ ضیاء العلوم پُونچھ نے اعتراض کرنا ہے تو پہلے ان کا اعتراض قرآن مجید پر ہوگا اور پھر بخاری شریف کی مذکورہ حدیث پر ہوگا۔ قرآن مجید کی اس آیت اور بخاری شریف کی اس حدیث کی روشنی میں پیران پیر سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

اَلْمَهْدِيُّ الَّذِيْ يَجِيْئُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ فَاِنَّهٗ يَكُوْنُ فِي الْاَحْكَامِ الشَّرِيْعَةِ تَابِعًا لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْمَعَارِفِ وَالْعُلُوْمِ وَالْحَقِيْقَةِ تَكُوْنُ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْاَوْلِيَاءِ تَابِعِيْنَ لَهٗ كُلُّهُمْ لِاَنَّ بَاطِنَهٗ بَاطِنُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (شرح فُصُوْصُ الْحِكَمِ مطبعہ الزاہر مصریہ، صفحہ 52-51)

یعنی امام مہدی علیہ السلام جو آخری زمانے میں تشریف لائیں گے وہ احکام شریعت کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوں گے اور معارف اور علوم اور حقیقت میں تمام انبیاء و اولیاء ان کے تابع ہوں گے کیونکہ آپ کا باطن اور حقیقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا باطن ہوگا۔

اب بتائیے کہ بزرگان سلف تو فرمارہے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل مطابعت و پیروی کرنے کی وجہ سے تمثیلی و باطنی طور پر آپ کے وجود کا حصہ ہو جائیں گے اور اسماعیل کٹکی صاحب اور ان کے چیلے ماسٹر محمد بلال صاحب اس کو پُنَر جنم سے تشبیہ دے رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں کو اسلام کی حقیقت کا کچھ بھی پتہ نہیں ہے اور نہ ہی بزرگان سلف کے اقوال سے واقف ہیں یہ تو صرف اور صرف حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح و مہدی علیہ السلام کی مخالفت میں استہزاء تکبر سے اندھے ہوتے چلے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔

ملاحظہ فرمائیے حضرت عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ علیہ کیا فرماتے ہیں۔ ایک مقام پر آپ نے فرمایا:

هٰذَا وُجُوْدُ جَدِّيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُجُوْدُ عبد القادر ۔ (کتاب المناقب) کہ یہ میرا وجود میرا وجود نہیں ہے یہ تو دراصل میرے دادا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے۔

اب ان عقل کے اندھوں کو کون سمجھائے کہ اس کو پُنَر جنم نہیں کہا جاتا اس کو تمثیلی زبان میں انتہائی قرب کا مقام قرار دیا جاتا ہے۔ چنانچہ امام باقر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

يَقُوْلُ (الْمَهْدِيُّ) الَّذِيْ يَا مَعْشَرَ الْخَلَائِقِ اَلَا وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمَاعِيْلَ فَهَا اَنَا ذَا اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَلَا وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى مُوْسٰى وَ يُوْشَعْ فَهَا اَنَا ذَا مُوْسٰى وَيُوْشَعْ اَلَا وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى عِيْسٰى وَ شَمْعُوْنَ فَهَا اَنَا ذَا عِيْسٰى وَ شَمْعُوْنَ اَلَا وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى مُحَمَّدٍ وَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَهَا اَنَا ذَا مُحَمَّدٍ وَّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ. (بحار الانوار جلد 13 صفحہ 202)

یعنی امام مہدی کہے گا کہ اے لوگو اگر تم میں سے کوئی ابراہیم اسماعیل کو دیکھنا چاہتا ہے تو سُن لے کہ میں ہی ابراہیم و اسماعیل ہوں اور اگر تم میں سے کوئی موسیٰ و یوشع کو دیکھنا چاہتا ہے تو سُن لے کہ میں ہی موسیٰ و یوشع ہوں اور اگر تم میں سے کوئی عیسیٰ و شمعون کو دیکھنا چاہتا ہے تو سُن لے کہ عیسیٰ و شمعون میں ہوں اور اگر تم میں سے کوئی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المؤمنین کو دیکھنا چاہتا ہے تو سُن لے کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المؤمنین ہوں۔

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

یہ جلسہ اپنی تمام برکات سے مستفیض کرتے ہوئے گزر گیا۔ ہر احمدی کو جو کسی بھی حیثیت سے جلسہ میں شامل ہوا اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے۔

تمام ناظمین، منتظمین اور معاونین نے بڑی محنت سے بہت اچھا کام کیا ہے۔ چھوٹی بچیاں، عورتیں، مرد سب نے بے نفس ہو کر خدمات سرانجام دی ہیں۔ جلسہ پر شامل ہونے والے ہر احمدی کا فرض ہے کہ ان کے شکر گزار بنیں اور شکر گزاری کا بہترین طریق یہ ہے کہ ان کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو پہلے سے بڑھ کر اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔

کارکنان سے بھی مَیں کہتا ہوں کہ آپ لوگ بھی اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بنیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق بخشی۔

موسم کی خرابی کی وجہ سے بعض پیش آمدہ مشکلات پر احباب کے صبر و تحمل اور وسعت حوصلہ کا ذکر اور انتظامیہ کو آئندہ گہرائی میں جاکر انتظامات کا جائزہ لے کر بہتر پلاننگ کرنے کے سلسلہ میں تفصیلی ہدایات۔ دوسرے ممالک کی جلسہ کی انتظامیہ بھی ان تجربات سے فائدہ اٹھائے۔

جلسہ کے متعلق غیر از جماعت مہمانوں کے نیک تاثرات کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 3/اگست 2007ء بمطابق 3/ظہور 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر اور احسان ہے کہ گزشتہ اتوار UK کا اکتالیسواں جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اختتام کو پہنچا تھا۔ یہ جلسہ سالانہ نمائندگی کے لحاظ سے اب عالمگیر جلسہ کی حیثیت اختیار کر گیا ہے اور جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبہ میں کہا تھا کہ جب تک خلیفۂ وقت کی یہاں موجودگی رہے گی اس کی بین الاقوامی حیثیت رہے گی اور اس لحاظ سے جماعت UK کی ذمہ داریاں بھی جلسہ پر زیادہ بڑھ گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا ہر فرد مرد، عورت، بچہ جوان اس ذمہ داری کو خوب سمجھتا اور نبھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کارکنان کو جزا دے جو کسی بھی طرح ان مہمانوں کی خدمت بجالا رہے تھے اور اب تک یہ خدمت بجالا رہے ہیں۔

اس دفعہ جیسا کہ تمام شاملین جلسہ نے دیکھا کہ جلسہ سے کئی ہفتے پہلے بھی اور جلسہ کے دوران بھی غیر معمولی بارشوں کا سلسلہ جاری رہا۔ بلکہ اس موسم کے ناموافق حالات کو دنیا میں ہر احمدی نے جو بھی اس جلسہ کے پروگرام کو سن رہا تھا ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دیکھا۔ جہاں اس جلسے میں موسم کی وجہ سے جلسے کے انتظامات کو چلانے میں بعض دقتیں پیش آئیں وہاں وہ لوگ جو جلسہ میں شامل ہوئے انہیں بعض مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا خاص طور پر کاروں کی پارکنگ کا نظام درہم برہم ہونے کی وجہ سے بہت دقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔

لیکن اس کے باوجود اکثریت نے بلکہ چند ایک کے سوا تمام شاملین نے انتظامیہ سے کوئی شکوہ یا شکایت نہیں کی اور تمام مہمانوں نے عموماً حوصلہ ہی دکھایا، تاہم بعض شامل ہونے والوں کی طرف سے بے صبری کے مظاہرے میرے علم میں آئے ہیں جن سے انہوں نے بعض نومبائعین اور غیروں پر اچھا اثر نہیں چھوڑا۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم ایک ایسی جماعت ہیں جس کی مثال ایک سفید چادر سے دی جاسکتی ہے اور اس سفید چادر پر ایک ہلکا سا نشان یا قطرہ بھی اگر کسی دوسرے رنگ کا ہوگا تو وہ بہت نمایاں ہو کر سامنے آئے گا اور آتا ہے۔ اس لئے اپنے اعلیٰ نمونے دکھانے کی طرف ایک احمدی کو بہت زیادہ توجہ دینی چاہئے۔ ایک احمدی کا صبر اور وسعت حوصلہ ایک خصوصی امتیاز ہے اور ہونا چاہئے اس کو ہمیشہ یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ میری حیثیت ایک احمدی کی حیثیت ہے۔ اگر کوئی کہیں چند بے صبرے مسئلہ پیدا کرنے کی کوشش کریں اور ڈیوٹی والا کوئی وہاں موجود نہ ہو تو اس موقع پر باقی احمدیوں کو ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہئے کہ جس مقصد کے لئے تم یہاں آئے ہو وہ تو اس رویہ کی اجازت نہیں دیتا۔ بہر حال اگر یہ صحیح ہے کہ بعض بے صبری کے مظاہرے ہوئے تو ایسے اظہار کرنے والوں کو بہت استغفار کرنا چاہئے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا عموماً لوگ حقیقت کو سمجھتے رہے اور انتظامیہ سے متعلق زیادہ شکوے شکایت پیدا نہیں ہوئے اور انہوں نے انتظامیہ سے تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب بلند حوصلگی کا مظاہرہ کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو جزا دے۔ مجھے پتہ ہے کہ بعض جگہ بڑی تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں۔ بہر حال اس موسم نے ایک بہت بڑا فائدہ انتظامیہ کو یہ پہنچایا کہ بعض حالات میں یا ایسی موسمی شدت کی صورتحال میں جو مسائل پیدا ہو سکتے تھے ان کی طرف انتظامیہ کو توجہ دلا دی کیونکہ اسلام آباد میں پہلے جلسے ہوتے تھے، وہاں جلسے ہونے کی وجہ سے سوائے ابتدائی چند ایک جلسوں کے جن میں کچھ نہ کچھ دقت پیدا ہوئی عموماً بڑے آرام سے جلسے ہو جایا کرتے تھے۔ موسم میں بھی اتنی شدت نہیں ہوتی تھی دوسرے ایک لمبا عرصہ کاروں اور لوگوں کے چلنے کی وجہ سے وہاں کی زمین بھی کافی حد تک بیٹھ گئی تھی، نرم نہیں تھی اور پکی سڑکیں بھی قریب تھیں۔ ہمسائیوں سے پارکنگ کے لئے اچھی اور پکی جگہ مل جاتی تھی۔ پھر رشمور میں 2005ء میں جلسہ ہوا تو وہاں بھی کیونکہ حکومت کے محکمہ کی جگہ تھی اور بڑے فنکشنز کرنے کے لئے ہی انہوں نے وہ جگہ بنائی ہوتی تھی بلکہ بنائی ہوئی ہے۔ پھر بارش بھی صرف ان دنوں میں ہوئی لیکن جلسے کے دنوں میں نہیں ہوئی۔ اس سال کی طرح کئی ہفتے سے لگاتار بارشیں نہیں ہو رہی تھیں۔ تو ان باتوں نے انتظامیہ کو لگتا ہے یہ احساس ہی کبھی نہیں ہونے دیا کہ اگر موسم کے خراب ترین حالات ہو جائیں تو کیا کرنا ہے اور کیا کرنا چاہئے۔ بہر حال اس سال کا یہ تجربہ کروا کر اللہ تعالیٰ نے بہت سے انتظامی امور کی طرف انتظامیہ کو بھی توجہ دلا دی ہے۔ اس سال جو افسران انتظامیہ کے تھے، بشمول امیر صاحب جس طرح تین چار دن جلسے کے دنوں میں ان لوگوں کے رنگ اڑے رہے ہیں وہ واقعی ان کے لئے بھی بڑی پریشانی تھی۔ مجھے امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ یہ بہتر پلاننگ کریں گے۔ بہر حال اللہ کی طرف سے جو بھی امتحان ہوتا ہے وہ کام میں بہتری کی راہیں کھولتا ہے اور جو جو کمزوریاں ہمارے سامنے آتی ہیں ان کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اصلاح ہوتی ہے اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اب بھی اصلاح ہوگی اور نہ صرف ان امور کی اصلاح ہوگی بلکہ مزید گہرائی میں جا کر غور کرنے سے بعض ایسے امور کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی جن کے پیدا ہونے کے بہت دُور کے امکانات ہیں۔

بہر حال اکثر لوگوں کی یہ بات صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے 2008ء کے جلسے کے انتظامات ہر لحاظ سے بہترین کرنے کی طرف اس سال توجہ دلا دی ہے۔ تو آئندہ سال لوگوں کی حاضری بھی شاید جو یہاں سب سے

زیادہ حاضری کبھی ہوتی ہے اس سے شاید چار پانچ ہزار زیادہ ہی ہو۔ بعض کا خیال ہے اگر برٹش ایمبیسی نے ویزے دینے میں کھلے دل کا مظاہرہ کیا تو شاید اس سے بھی زیادہ حاضری ہو جائے۔ جو عموماً حاضری ہوتی ہے اس سے 8-10 ہزار زیادہ ہو جائے۔ تو بہر حال جتنی بھی حاضری ہو UK کی جماعت مہمانوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سنبھال سکتی ہے۔ لیکن بعض کمزوریوں کے ظاہر ہونے سے مجھے امید ہے کہ اب سب کام کرنے والوں پر اتنا اثر ہوگا کہ زیادہ بہتر طور پر سنبھال سکیں گے اور انتظامات کا معیار بھی پہلے سے اچھا ہوگا۔

اس سال موسم کی حالت کو دیکھتے ہوئے اور حدیقۃ المہدی میں بارشوں کی وجہ سے زمین کی حالت کے مدنظر کاروں اور ویگنوں کی پارکنگ کے لئے متبادل انتظام کا فیصلہ کیا گیا تھا اور ایک ادارے کی پارکنگ بھی حاصل کی گئی تھی جو حدیقۃ المہدی سے دو تین میل کے فاصلے پر ہے۔ لیکن ایک غلطی ہوئی کہ یہ فیصلہ ہوا کہ کاروں میں آنے والے اپنی سواریاں حدیقۃ المہدی میں اتارتے جائیں اور پھر پارکنگ کی جگہ ڈرائیورز کاریں لے جائیں اور ڈرائیورز کو پھر وہاں سے بسوں کے ذریعہ لایا جائے۔ تو اس وجہ سے سواریاں اتارتے ہوئے اتنا وقت لگ جاتا تھا کہ لمبی قطار اس علاقے کی سرکاری سڑک پر بھی لگنی شروع ہو گئی اور اس سے پولیس والے گھبرا گئے کہ علاقے کی سڑکیں بلاک ہونی شروع ہو گئی ہیں، حالانکہ یہاں فٹ بال کے میچ ہوتے ہیں اور دوسرے فنکشنز ہوتے ہیں تو سڑکیں بلاک ہو جاتی ہیں لیکن یہاں چونکہ مسلمانوں کا سوال تھا اس لئے انہوں نے کچھ زیادہ ہی گھبراہٹ دکھائی۔ قریب کے جو چھوٹے دو قصبے تھے ان کے گھروں کے سامنے بھی کاروں کی لائنیں لگنی شروع ہو گئیں اور عارضی طور پر ذرا زیادہ کاریں کھڑی ہوئیں تو گھر والوں میں بھی بے چینی پیدا ہوئی۔ بہر حال یہ طریق اتنا کامیاب نہ ہوا اور پھر رات کو واپسی کے وقت بھی کاروں کی سواریوں کو واپس پارکنگ تک بسوں کے ذریعہ سے لے جایا گیا تو پھر کچھ تھوڑی دیر کے لئے بدمزگی ہوئی۔ بہر حال عمومی طور پر لوگ آرام سے سوار ہوئے۔ چند ایک ایسے لوگ ہوتے ہیں جو مسائل کھڑے کرنے والے ہوتے ہیں، چاہے تھوڑی دیر کے لئے ہو کچھ بدمزگی ہو جاتی ہے اور اس بدمزگی کی وجہ سے جانے والے مسافر عورتیں، بچے، مرد بھی کچھ گھبرا گئے اور انتظامیہ بھی تھوڑی سی گھبرا گئی۔ اس لئے وہ وقتی معمولی پریشانی بہت زیادہ نظر آنے لگی اور ہر ایک نے اپنی اپنی ایک کہانی بنالی۔ دن کے وقت پولیس کے رویّہ سے بھی کچھ پریشانی تھی۔

تو بہر حال انتظامیہ کو میرے خیال میں اب پتہ لگ گیا ہے کہ اتنی قریب پارکنگ شاید مناسب نہیں یا پھر گاڑیاں سیدھی پارکنگ میں جائیں۔ جہاں انتظار گاہ ہوتی، کوئی شیڈ ہوتا، چائے وغیرہ کا انتظام ہوتا، غسل خانے کا انتظام ہوتا، عورتوں بچوں نے جانا ہوتا ہے اور وہاں سے پھر بسوں کے ذریعہ سے تمام لوگ جلسہ گاہ لائے جاتے۔ بہر حال یہ تجربہ اتنا کامیاب نہیں ہوا اور پھر کیونکہ فوری طور پر ہنگامی نوعیت کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس لئے معاونین اور منتظمین کی بھی اس پارکنگ کی جگہ پر کمی رہی۔ یہ جگہ ایم او ڈی (MOD) کی جگہ کہلاتی ہے جو بہتر ثابت نہیں ہوئی۔ پھر اگلے دن وہاں سے پارکنگ چھوڑنی پڑی۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ گھروں کے سامنے کاریں زیادہ عرصہ کھڑی ہونے کی وجہ سے بعض لوگوں نے ان میں سے سڑکوں پر ہی پارکنگ کر لی اور پھر مسافروں کو لاتے لے جاتے وقت تھوڑی سی بدمزگی بھی ہوئی جو جلد بازوں کی وجہ سے ہوئی اس لئے ڈسپلن بھی خراب ہوا راستے بھی رکے۔

ہمیشہ ہر ایک کو سوچنا چاہئے کہ ایک احمدی کے ساتھ احمدیت کے نام کا جو اعزاز لگا ہوا ہے اس کے بعد فرد جماعت کی حیثیت کوئی ذاتی نہیں ہے اور خاص طور پر جماعتی فنکشنز میں۔ بلکہ کسی بھی احمدی کی کسی بھی حرکت کا اثر جماعت پر ہوتا ہے، کوئی بھی حرکت اگر ہو تو کوئی یہ نہیں کہتا کہ فلاں شخص نے یہ حرکت کی بلکہ غیروں کی اگر نظر ہو تو یہ کہا جاتا ہے کہ احمدی نے یوں کیا، یا جماعت کے افراد نے یوں کیا۔ اس لئے اس بات کا ہر احمدی کو ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے اور جیسا کہ دوسرے دن کے تجربہ سے پتہ چلا کہ شروع میں ہی پارکنگ کا انتظام اسلام آباد میں اور لندن والوں کے لئے بیت الفتوح اور مسجد فضل کے قریب جو لوگ رہتے ہیں، بیت الفتوح میں ہونا چاہئے تھا۔ اسی طرح بعض اور جگہیں بھی مقرر کی جاسکتی تھیں جہاں سے زیادہ تعداد میں بسیں چلائی جاسکیں۔ اسی طرح حدیقۃ المہدی میں ابھی سے اگلے سال کی پلاننگ ہونی چاہئے۔ اس سال بھی کچھ کاروں کی پارکنگ حدیقۃ المہدی میں کی گئی لیکن کیچڑ کی وجہ سے بہت سی کاروں کو بہت مشکل سے نکالا گیا۔ اگر پلاننگ ہو تو اسلام آباد اور لندن سے بسوں کے ذریعہ سے لانے سے پھر چند ہزار، دو تین ہزار کاروں کا حدیقۃ المہدی میں بھی انتظام ہو سکتا ہے۔ ایسے لوگ جو روزانہ واپس آنے والے نہ ہوں ان کی کاریں وہیں کھڑی رہ سکتی ہیں، کیونکہ بعض وہاں رہائش رکھتے ہیں۔ اسلام آباد میں جو رہائش رکھتے ہیں ان کی کاریں اسلام آباد میں کھڑی رہیں تو بسوں میں آنے سے ایک تو علاقے کے لوگ پریشان نہیں ہوں گے، چھوٹی سڑکیں ہیں وہ بھی بلاک نہیں ہوں گی، پولیس لوگوں کو پریشان نہیں کرے گی، جو کھانا اور دوسرا سامان لانے والی گاڑیاں ہیں ان کا راستہ بھی نہیں رکے گا۔ جو بسیں اسلام آباد سے چلیں گی وہ بھی آسانی سے اور تیزی سے حدیقۃ المہدی پہنچ سکتی ہیں تو ہر لحاظ سے لوگ پریشانی سے بچیں گے۔ ابھی تک حدیقۃ المہدی کی جگہ پر ہم بعض کام نہیں کر سکتے۔ کھانے اور پکانے کا انتظام وہ اسلام آباد میں ہے اور کھانا پک کر اسلام آباد سے آتا ہے۔ وہاں ٹھہرے ہوئے مہمانوں کے لئے بھی۔

اگلے سال انشاء اللہ خلافت جوبلی کا جلسہ ہے جیسا کہ مَیں نے کہا اس لئے انتظامیہ کو بھی اور افراد جماعت کو بھی اس لحاظ سے اپنے آپ کو تیار کر لینا چاہئے تا کہ حتی الوسع بہترین انتظام کے تحت جلسے کی تمام کارروائی ہو سکے۔ جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبے میں افریقہ کے جلسوں اور پاکستان کے جلسوں اور قادیان کے جلسوں کی مثال دی تھی کہ کس طرح لوگوں نے صبر کا مظاہرہ کیا اور کرتے ہیں۔ تو اس جلسے میں یہ نظارہ یہاں کے ممبران جماعت اور دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے افراد نے بھی دکھا دیا۔ عورتیں بچے بسوں کے انتظار میں کئی کئی گھنٹے بارش میں بھیگتے رہے اور بڑے آرام سے کھڑے رہے۔ معمولی سا کہیں واقعہ پیش آیا ہو گا لیکن عمومی طور پر بڑے آرام سے انتظار میں کھڑے رہے بعض چار پانچ گھنٹے تک کھڑے رہے بلکہ اکثر نے شاید رات کا کھانا بھی نہیں کھایا۔ تو اُن کو یوں کھڑا دیکھ کر کچھ دیر کے لئے مَیں بھی ان کے پاس گیا تو یوں کھڑے ہنس رہے تھے اور خوش تھے جیسے انتہائی آرام دہ موسم میں کھڑے ہوں، حالانکہ اس وقت بارش ہو رہی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ جماعت بھی عجیب جماعت ہے۔ پیار آتا ہے اس جماعت پر۔ بچوں کو، بوڑھوں کو، عورتوں کو بھیگتے دیکھ کر مجھے بے چینی شروع ہو گئی تھی بلکہ پوری رات ہی بے چینی رہی۔ مَیں استغفار بھی کرتا رہا، اللہ تعالیٰ سے ان کی صحت وسلامتی کی بھیک بھی مانگتا رہا کہ اس موسم کی وجہ سے ان کو تکلیف نہ ہو۔ اگلے دن کی حاضری دیکھ کر تسلی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ہے اور عمومی طور پر لوگ کل کے موسم کی شدت سے محفوظ رہے، وہی چہرے اکثر نظر آ رہے تھے۔ تو اس بات پر بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کا زیادہ سے زیادہ شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس نے موسم کے بداثرات سے عمومی طور پر ہمیں محفوظ رکھا۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اِکا دُکا کے علاوہ عموماً مہمانوں اور شامل ہونے والوں نے انتظامات میں کسی قسم کا کوئی شکوہ نہیں کیا۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ بعض جگہ مہمانوں کو کھانا بھی فوری طور پر متبادل انتظام کرنے کی وجہ سے نہیں مل سکا یا صحیح طور پر نہیں مل سکا۔ موسم کی وجہ سے کچھ تعداد کو اسلام آباد میں مارکی لگا کر جلسہ سنوایا گیا، کچھ کو بیت الفتوح میں جلسہ سنوایا گیا۔ کچھ غلطی سے مسجد فضل آ گئے تھے کہ یہاں سے بسیں لے جائیں گی لیکن وہاں سے انتظام نہیں تھا جس کی وجہ سے دقت کا سامنا کرنا پڑا۔ بہر حال مختلف جگہ جو بھی صورتحال ہوئی انتظامیہ اور امیر صاحب نے اس پر معذرت کی ہے اور سب مہمانوں تک بھی معذرت پہنچانے کا کہا ہے اور ان سے بعض جگہ پر معمولی کوتاہیاں بھی ہوئی ہیں اس پر بھی ان کو شرمندگی ہے۔ تو مجھے امید ہے تمام مہمان جن کو کسی بھی قسم کی تکلیف سے گزرنا پڑا اپنی روایات کو قائم رکھتے ہوئے انتظامیہ سے درگزر کریں گے اور معاف فرمائیں گے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ کچھ پولیس کی وجہ سے معاملہ بگڑا، انہوں نے کچھ جلد بازی دکھائی، گزشتہ سال بھی بعض دفعہ لمبی لائینیں لگی تھیں لیکن گزشتہ سال جو افسر تھا وہ ذرا ٹھنڈے مزاج کا تھا اگر اس سال بھی وہی مزاج رکھنے والا افسر ہوتا تو شاید پچھتر فیصد ٹریفک کے معاملات آرام سے حل ہو جاتے۔ بہر حال یہ بھی ایک تجربہ ہے۔ یہ پتہ چل گیا کہ ہر قسم کے انتظامات میں مزید گہرائی تک جانے کی ضرورت ہے۔ سرکاری افسران سے واسطہ اور رابطہ میں بھی صرف خوش فہمی سے کام نہیں لینا چاہئے۔ ہر انسان کا مزاج مختلف ہوتا ہے۔ اس لئے پلاننگ ہمیشہ بدترین حالات کو سامنے رکھ کر ہونی چاہئے اور اس طرح کی پلاننگ سے پھر کم سے کم پریشانی کا سامنا ہوتا ہے۔ یہ جو کمزوریاں مَیں دکھا رہا ہوں اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ بہت اجاگر ہوئی تھیں، معمولی باتیں بھی ہمیں ذہن میں رکھنی چاہئیں تا کہ بہتر سے بہتر کی طرف ہمارا قدم بڑھتا چلا جائے۔

عمومی طور پر جلسہ کا انتظام بہت اچھا تھا، اور جب ہم اپنی کمزوریاں سامنے رکھیں گے تو مزید بہتر ہوگا انشاء اللہ۔ شامل ہونے والوں اور غیر مہمانوں کی اکثریت نے اور بعد میں پولیس انتظامیہ نے بھی انتظامات کو سراہا ہے تعریف کی ہے اور ہمیں اس بات پر شکر گزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری ٹریننگ کے خود سامان پیدا فرما دیئے اور ہمیشہ کسی نہ کسی ذریعہ سے پیدا فرماتا رہتا ہے۔ یہی ایک مومن کا کام ہے کہ کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے بہتری کی طرف قدم بڑھاتا رہے۔

جیسا کہ میرا عموماً طریق ہے جلسہ کے بعد کے خطبہ میں شکر کے مضمون کے تحت کارکنوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اس لئے آج مَیں تمام ناظمین، منتظمین اور معاونین کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ سب نے بڑی محنت سے اور بہت اچھا کام کیا ہے۔ مختلف شعبہ جات میں مختلف طبقات کے والنٹیئرز (Volunteers) تھے۔ کھانا پکانا، کھانا کھلانا، کھانے کو مختلف قیام گاہوں میں پہنچانا، ٹرانسپورٹ کا انتظام اور اسی طرح صفائی کا انتظام، پانی کا انتظام، رہائش کا انتظام بے انتہا انتظامات ہیں ان میں مختلف والنٹیئرز تھے۔ ہر ایک نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی بساط کے مطابق بہت اچھا کام کیا ہے اور موسمی شدت یا روک ان کے کام میں روک نہیں بن سکی۔ ہر ایک نے بغیر کسی عذر اور نخرے کے ہر قسم کا کام کیا ہے۔ یہاں کے پیدائشی جن کے بارہ میں بعض کے ماں باپ کو فکر دامن گیر ہوتی ہے کہ پتہ نہیں جماعت سے اعلیٰ معیاری وابستگی رکھیں گے یا نہیں، بڑے پڑھے لکھے لوگ بھی ہیں ان سب نے بڑا اچھا مظاہرہ کیا۔ تمام معاونین نے مزدوروں سے بھی بڑھ کر کام کیا، بعض نے شاید اتنا شدید کیچڑ جو وہاں حالت ہو گئی تھی پہلی دفعہ دیکھا ہوگا اور اس پر یہ کہ پھر صرف دیکھا نہیں اس کیچڑ میں کام کرنے کے لئے جانا بھی پڑا اور پھر کاروں کو اس کیچڑ میں سے نکالنا بھی پڑا اور جب کاروں کے پہیوں سے کیچڑ اڑتا تھا تو کیچڑ کی بوچھاڑ ہو رہی ہوتی تھی اور پیچھے دھکا لگانے والے کارکنوں کا کیچڑ کی وجہ سے حلیہ بگڑ جاتا تھا۔ لیکن روزانہ رات ڈیڑھ دو بجے تک یہ والنٹیئرز اللہ کے فضل سے بڑی محنت سے کام کرتے رہے۔

یوگنڈا کے جو وزیر آئے ہوئے تھے جنہوں نے اپنے صدر یوگنڈا کا پیغام بھی پڑھا تھا۔ مجھے انہوں نے کہا کہ مَیں یہ معاونین اور یہ سارے کام کرنے والے کارکنان کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا ہوں کہ مختلف طبقات اور علمی قابلیت کے لوگ ہیں اور بغیر کسی دنیاوی فائدہ اور لالچ کے صرف جماعت اور خدا کی خاطر انتہائی محنت اور عاجزی سے ایسے کام کر رہے ہیں جن کو پیسے لے کر بھی شاید بعض لوگ کرنا پسند نہ کریں۔ مَیں نے انہیں کہا کہ یہی تو احمدیت کی خوبصورتی ہے، یہی تو وہ انقلاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ماننے والوں میں پیدا کیا ہے۔ جماعت کے کام کرنے کے لئے ایک عجیب جذبہ ہوتا ہے۔ یہ پرواہ نہیں ہوتی کہ سامنے کیا ہے۔ کام

کا ارادہ کیا اور بس پھر اس میں کود پڑے اور یہ جذبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں رہنے والے ہر احمدی میں ہے ہر ملک کی جماعت میں ہے۔ بعض کارکنان اس دفعہ تو بارش کی وجہ سے سارا سارا دن اور ساری ساری رات بارش میں بھیگتے رہے ہیں لیکن اپنے سپرد جو کام تھے ان میں حرج نہیں ہونے دیا۔ بعضوں کے پاس تو برساتیاں بھی نہیں تھیں بلکہ مجھ سے صدر خدام الاحمدیہ سے کہتا بھی رہا کہ کم از کم ان کو رین کوٹ (RainCoat) لے دیں کیونکہ چھتریاں لے کے تو پھر کام نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن رین کوٹ بھی نہیں مل رہے تھے، بلکہ علاقے کی دکانوں، لندن اور دوسرے شہروں میں جو بڑے کے فل بوٹ ہوتے ہیں جو ونگٹن کہلاتے ہیں وہ بھی تقریباً میرا خیال ہے جلسے پر آنے والوں نے بھی اور والنٹیرز نے بھی خرید ے اور تمام دکانوں سے خالی ہو گئے۔ تو ایک فائدہ ونگٹن کی انڈسٹری کو ہمارے جلسہ سے یہ بھی ہو گیا کہ ان کی بکری ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کارکنان کو بہترین جزا دے اور ان کے ایمان میں مزید ترقی دے اور ان کو آئندہ پہلے سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق ملے۔

پس آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کے تحت کہ مَنْ لَایَشْکُرُ النَّاسَ لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ یعنی جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ میں سب کارکنان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ سب کو بہترین جزا دے۔

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے ان لوگوں کے بھی شکر گزار ہوتے ہیں جن سے انہیں کسی قسم کا فیض پہنچ رہا ہو اور ان معاونین نے اپنے آراموں کو تج کر بعض نے چوبیس گھنٹے لگاتار کام کیا یا شاید چوبیس گھنٹوں میں سے ایک دو گھنٹے سوتے ہوں۔ لوگوں کو آرام پہنچانے کے لئے کام کیا۔ پس جلسہ پر شامل ہونے والے ہر احمدی کا فرض ہے کہ ان کے شکر گزار بنیں اور شکر گزاری کا بہترین طریق یہ ہے کہ ان کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو پہلے سے بڑھ کر اپنے فضلوں کا وارث بنائے اور اگر کسی سے کوئی غلطی ہوئی بھی ہے کسی کو اس کا تجربہ ہوا ہے تو ان کی غلطیوں کو بھول جائیں۔ چھوٹی بچیاں، عورتیں، مرد سب نے بے نفس ہو کر یہ خدمات سرانجام دی ہیں اور ان کارکنان سے بھی میں کہتا ہوں کہ آپ لوگ بھی اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بنیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج میں شامل ہونے کی توفیق بخشی اور آپ لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق بخشی۔

یاد رکھیں آئندہ سال کا چیلنج بہت بڑا ہے پس اس جذبے سے ہمیشہ خدمت پر کمر بستہ رہیں اور کبھی اس کو ٹھنڈا نہ ہونے دیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔

ایم ٹی اے کے کارکنان نے بھی چوبیس گھنٹے تمام پروگراموں کو بڑے احسن رنگ میں کورتج دی اس پر بے شمار خطوط جہاں ایم ٹی اے کو آ رہے ہیں وہاں مجھے بھی براہ راست خطوط آ رہے ہیں۔ دنیا میں پھیلے ہوئے احمدی جذبات سے مغلوب ہیں اور شکر گزاری کے جذبات سے بھرے پڑے ہیں۔ خاص طور پر پاکستان سے بیشمار خطوط آئے ہیں کہ ہم ان کارکنان کے لئے دعا گو ہیں جنہوں نے ہمیں بھی اس روحانی مائدے کے فیض سے محروم نہیں رکھا۔ اور ان کارکنوں کا یہ حال تھا کہ انہوں نے براہ راست پروگرام پہنچانے کے لئے بے تحاشا کام کیا اور انتھک محنت کی۔ لوگوں کا بھی یہی اظہار ہے کہ بعض دفعہ ہمیں لگتا تھا کہ ہم جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ پس یہ ایم ٹی اے کے کارکنان بھی جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ بعض کارکن تو مجھے پتہ لگا ہے کئی دنوں سے جاگنے کی وجہ سے کیونکہ سارے نظام کو اس جنگل میں سیٹ کرنا، اس پر وقت لگتا ہے تاکہ بہترین لائیو (Live) پروگرام دنیا کو دکھایا جا سکے۔ تو انہوں نے کئی دن پہلے سے ہی محنت شروع کر دی تھی۔ تو ان میں سے بعض لوگ جاگنے کی وجہ سے اتنے نڈھال ہو گئے تھے اور بعض کی تھکاوٹ کی وجہ سے، نیند کے غلبہ کی وجہ سے بہت بری حالت تھی ایسے بھی تھے جو کیچڑ میں گر گئے اور پتہ نہیں چلا کہ گرے ہیں اور وہیں کیچڑ میں پڑے سو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد ساتھیوں نے دیکھا تو زمین پہ گرا پڑا ہے۔ اٹھا کر لائے پوچھا کیا ہوا ہے؟ کہ میں تو فلاں کام کے لئے نکلا تھا۔ یہ مجھے نہیں پتہ کہ پیر پھسلا ہے یا نیند کے غلبہ کی وجہ سے گرا ہوں مجھے تو بہر حال پتہ نہیں لگا۔ لیکن وہاں جب گرے تو وہیں پڑے پڑے کھلے موسم میں سوئے ہوئے ہیں۔ کیا یہ نمونے کسی دنیاوی مقصد کے لئے دکھائے جاتے ہیں۔ پس ایم ٹی اے کے کارکنان کے لئے بھی، بہت دعائیں کریں اور یہی ان کی شکر گزاری ہے۔ اکثریت ان میں سے والنٹیرز کی ہے۔

جیسا کہ میں نے یوگنڈا کے غیر از جماعت وزیر صاحب جو مہمان آئے ہوئے تھے کی مثال دی ہے اسی طرح بعض پروفیسر اور افسران دوسرے ممالک سے بھی آئے ہوئے تھے جو احمدی نہیں ہیں۔ کرغیزستان، قزاقستان، نائیجیریا، مراکش اور دوسرے ملکوں سے آئے ہوئے تھے۔ تو سب سے میں نے ملاقات میں ان کے تاثرات پوچھے تھے، ہر ایک جلسے کے انتظام اور پروگرام سے بہت متاثر ہوا ہے اور یہی کہا ہے کہ جو اسلام تم پیش کرتے ہو حقیقت میں یہی اسلام ہے۔ ایک پروفیسر کرغیزستان کے تھے، ان کا یہ تاثر تھا کہ اس موسم نے تم لوگوں کو کیا ڈسٹرب کرنا ہے۔ اگر تم ان لوگوں کو کہو کہ مارکی کی بجائے باہر جا کر کیچڑ میں سجدہ کریں تو یہ سب لوگ باہر جا کر کیچڑ میں بھی سجدے کریں گے اور نمازیں پڑھیں گے ان کو کسی چیز کی پرواہ نہیں۔ یہ چیز ایسی ہے جس نے مجھے بہت متاثر کیا۔ (میرا خیال ہے کہ کرغیزستان کے نہیں بلکہ کسی اور ملک کے تھے) بہر حال یہ ان کا تاثر تھا۔

پس یہ باتیں ہمیں شکر گزاری میں بڑھاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسی قوت قدسی عطا فرمائی جس کی وجہ سے آپ کو اطاعت اور قربانی کے نمونے دکھانے والی جماعت عطا ہوئی۔ اس دفعہ امریکہ سے بھی مقامی امریکن احمدیوں کا وفد آیا تھا۔ کافی بڑا وفد تھا، اکثریت افرو امریکن کی تھی۔ بعض نئے احمدی بھی ان میں شامل تھے، بالکل نوجوان بھی تھے جلسے کے نظارے دیکھ کر اور مجھ سے مل کر جو جذبات سے مغلوب ہو جاتے تھے وہ ایک عجیب نظارہ ہوتا تھا۔ اپنے ملک میں بھی جلسہ دیکھتے ہیں لیکن ان کا بیان ہے کہ اس جلسہ کا اثر ہی کچھ اور تھا جو ابھی تک ہم محسوس کر رہے ہیں۔ ان کو اس جلسہ کا ماحول ہی بالکل مختلف لگا ہے۔ پھر موسمی حالات کے باوجود شامل ہونے والوں اور خاص طور پر کارکنوں کے اخلاص و وفا کو دیکھ کر ان میں بھی ایک نئی روح پیدا ہوئی ہے۔ محبت اور بھائی چارے میں بڑھے ہونے کے نظاروں کے بھی ہر ایک کے اپنے تجربات ہیں جن کا بیان بہت لمبا ہے اور مشکل بھی ہے کیونکہ یہ سب ایسی باتیں ہیں جو محسوس کی جا سکتی ہیں ان کو اپنے الفاظ میں بیان کرنا میرے لئے ممکن نہیں۔

اسی طرح مجھے کینیڈا سے آئے ہوئے امیر صاحب کینیڈا نے بھی لکھا کہ موسم کی شدت کی وجہ سے میرا خیال تھا کہ لوگ کم آئیں گے لیکن میں نے دیکھا کہ اس طرح ہی حاضری ہے۔ عورتیں بھی جو اپنے چھوٹے بچوں کو بچوں کی گاڑی میں بٹھا کے جا رہی تھیں، پاس سے کاریں گزرتی تھیں کیچڑ اور پانی کے چھینٹے اچھل کر ان پر پڑتے تھے لیکن انہوں نے پرواہ نہیں کی اور اللہ کے فضل سے جلسے کے پروگرام کے لئے شامل ہوئیں۔ مجھے بھی کسی نے کہا کہ خواتین نہیں آئیں گی، بہت کم آئیں گی۔ تو میرا یہی جواب تھا کہ صرف وہ جو اپنا زیور اور کپڑے دکھانے کے لئے شامل ہوتی ہیں وہ نہیں آئیں گی باقی اللہ کے فضل سے تمام عورتیں شامل ہوں گی۔

تو بہر حال یہ جلسہ اپنی تمام برکات سے مستفیض کرتے ہوئے گزر گیا۔ ہر احمدی کو جو کسی بھی حیثیت سے جلسہ میں شامل ہوا اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے کیونکہ یہ شکر گزاری ہی ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ کے مزید انعاموں کا وارث بنائے گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود اس کا وعدہ قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ (ابراہیم:8) یعنی اے لوگو اگر تم شکر گزار بنے تو میں تمہیں اور بھی زیادہ دوں گا۔

پس ہمیشہ دعا کرتے رہیں کہ اللہ کے شکر گزار بنے رہیں تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے انعاموں کو مزید بڑھاتا چلا جائے اور آئندہ سال پہلے سے بڑھ کر اپنے فضلوں سے نوازے اور ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں کی پردہ پوشی فرمائے اور اس جلسہ کے تجربات سے صرف UK کی جماعت ہی فائدہ نہ اٹھائے بلکہ تمام دنیا کی جماعتیں اور ان کی جماعتی انتظامیہ کو بھی اس حوالے سے جائزے لینے چاہئیں کیونکہ دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھانا بھی عقلمندی ہے اور اگلے سال انشاء اللہ تعالیٰ جیسا کہ میں نے کہا خلافت جوبلی کے جلسے منعقد ہونے ہیں جن میں انتظامات کی بھی وسعت ہوگی۔ یہاں کی انتظامیہ تو اپنی کمیوں اور غلطیوں کو لال کتاب میں اس جلسہ کے لئے (جو ہر جماعت میں بنائی جاتی ہے) لکھ لے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ ان کا مداوا بھی کرے گی۔ لیکن دوسرے لوگ جو یہاں نمائندے آتے ہیں ان کو بھی اپنی کمزوریوں پر نظر رکھنی چاہئے۔ انہیں بھی اپنی اصلاح کے لئے ان باتوں کو نوٹ کر لینا چاہئے تاکہ آئندہ سال جیسا کہ میں نے کہا جلسوں میں جو وسعت ہوگی اس میں بہترین انتظام ہوگا۔ خاص طور پر جن ملکوں میں اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں جلسوں میں شامل ہوں گا ان کے انتظامات زیادہ وسعت کے متقاضی ہوں گے۔ تو زیادہ پہلوؤں پر غور کرنا ہوگا۔ اس لحاظ سے بھی تمام دنیا کی جماعتیں بھی جائزے لیں اور ان جلسوں کا جو مقصد ہے وہ ہم حاصل کرنے والے ہوں۔

ہمیں ہمیشہ اس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہر احمدی کو چاہے وہ دنیا کے کسی ملک میں بس رہا ہے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ یاد رکھے کہ تقویٰ پیدا ہوگا تو شکر گزاری کے جذبات بھی بڑھیں گے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ (آل عمران:124) اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم شکر گزار بنو۔ پس حقیقی شکر گزار بھی وہی ہو سکتا ہے جو اللہ کا خوف رکھتا ہو۔ اس کے احکامات پر عمل کرنے والا ہو۔ اس بات کا فہم و ادراک رکھتا ہو۔ اور اس جلسے میں شمولیت کا فائدہ بھی تبھی ہوگا جب اس مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں گے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے۔ جب ہم اس طرح زندگیاں گزاریں گے تو حقیقی شکر گزار بنتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق مزید انعامات اور برکات حاصل کرنے والے ہوں گے اور پہلے سے بڑھ کر ہم پر اللہ تعالیٰ کے انعامات اور احسانات کی بارش ہم پر ہوگی، انشاء اللہ۔

پس پھر میں کہتا ہوں کہ ہر احمدی اس بات پر شکر گزار ہو کہ اس نے مسیح موعود کا زمانہ پایا جس کا انتظار کرتے لوگ دنیا سے رخصت ہو گئے اور آپ علیہ السلام کے بلانے پر اس جلسے میں آئے اور شامل ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات کو اترتے ہوئے دیکھا۔ کام کرنے والوں کے اخلاص و وفا کو دیکھا، غیروں کو متاثر ہوتے دیکھا۔ شکر گزاری کے یہ جذبات جتنے بڑھیں گے اور تقویٰ میں ترقی کے ساتھ شکر گزاری جتنی زیادہ ہوگی اتنے ہی اللہ تعالیٰ کے انعامات کو سمیٹنے والے بنتے چلے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ شکر گزاری کی حقیقی روح کو سمجھنے والے ہوں۔

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز | اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ | کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — فون 047-6213649

گولبازار ربوہ — 047-6215747

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ کی مختصر جھلکیاں

فرانس میں ورود مسعود، صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ میں ضروری ہدایات،

انفرادی واجتماعی ملاقاتیں، اجتماعی بیعت، زیر تعمیر مسجد کے کام کا معائنہ

بیت النور نن سپیت میں آمد اور والہانہ استقبال۔ Dolfinarium اور ڈیلٹا پروجیکٹ کی سیر، خطبہ جمعہ، انفرادی واجتماعی ملاقاتیں، تقریب آمین، ہالینڈ سے جرمنی کے لئے روانگی اور بیت السبوح جرمنی میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

(رپورٹ مرتبہ : مبارک احمد ظفر ۔ ایڈیشنل وکیل المال ۔ لندن)

مورخہ 18/ اگست 2007ء: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج مورخہ 18/ اگست 2007ء کو فرانس، ہالینڈ اور جرمنی کے ممالک کو فیضیاب کرنے کے لئے سفر پر روانہ ہو رہے ہیں۔ شمع خلافت کے پروانے اپنے محبوب آقا وامام کو ایک نظر دیکھنے اور الوداع کہنے کے لئے مسجد فضل لندن کے احاطہ میں جمع ہیں۔ آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہیں اور سورج بھی وقفہ وقفہ سے اپنی چہرہ نمائی کروا رہا ہے۔ حضور انور گیارہ بجے اپنے عشاق کے درمیان رونق افروز ہوئے ان پر پیار کی ایک نظر فرمائی، دست مبارک ہلایا اور دعا کروائی۔ چھ گاڑیوں پر مشتمل یہ قافلہ ڈوور (Dover) کی بندرگاہ کی طرف روانہ ہوا۔

ڈوور بندر گاہ: یہ انگلستان کی بڑی بندرگاہ ہے جو کاؤنٹی کینٹ ساؤتھ ایسٹ میں واقع ہے۔ ڈوور ٹاؤن کی آبادی 28,156 ہے۔ اس بندرگاہ سے سالانہ 18 ملین مسافر سفر کرتے ہیں۔ یہ بندرگاہ اپنی سفید چٹانوں کی وجہ سے بہت مشہور ہے اور فرانس اور انگلستان کی لڑائیوں میں اہم محاذ رہی ہے۔

انگلش چینل کو ملانے والی یہ مشہور اور مصروف ترین بندرگاہ جو صدیوں سے یورپ کی تاریخ میں جنگ وجدل کا مقام رہی ہے یہ ایک عجیب تصرف الٰہی ہے کہ آج امام الزمان (جس کے آنے کا ایک مقصد تلوار کے جہاد کا خاتمہ کرنا تھا) کے خلفاء یورپ میں امن وسلامتی کی تعلیم کو پھیلانے کے لئے زیادہ تر اسی بندرگاہ کو استعمال کر رہے ہیں۔

12:40 پر حضور کا قافلہ ڈوور پہنچا، بادل چھٹ چکے ہیں اور دھوپ ڈوور کی سفید چٹانوں کو خوب نکھار دے رہی ہے۔ درجہ حرارت 24 درجہ سنٹی گریڈ ہے اور سمندر میں دھوپ منعکس ہونے کا نظارہ بڑا دلکش ہے۔ کار پارک میں حضور اپنی گاڑی سے باہر تشریف لائے اور یہاں الوداع کہنے کے لئے ساتھ آنے والے مرکزی اور جماعت انگلستان کے عہدیداران نیز خدام الاحمدیہ اور سیکورٹی کی ڈیوٹی دینے والی ٹیموں کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

فیری پر سوار ہونے سے پہلے حضور نے امیگریشن کے تمام مراحل عام مسافر کی طرح طے کئے اور چیک ان کاؤنٹر پر وہاں کے عملہ کے ایک ممبر نے حضور انور کی شخصیت اور طرز عمل سے متاثر ہو کر حضور کے قافلہ کی دوسری گاڑی کے مسافروں سے حضور کے بارہ میں معلومات حاصل کیں۔ اور اس بات کا اظہار کیا کہ اتنا عظیم لیڈر عام مسافر کی طرح سفر کر رہا ہے انہیں تو وی آئی پی پروٹوکول ملنا چاہئے تھا۔

حضور انور P&O کی فیری میں سوار ہوئے اور لندن وقت کے مطابق فیری 2:25 پر چل کر فرانسیسی وقت کے مطابق کیلے (Calais) بندرگاہ پر لنگر انداز ہوئی۔ اس وقت یہاں کا درجہ حرارت 22 ڈگری سنٹی گریڈ ہے۔ بندرگاہ سے قریباً دس منٹ کے فاصلہ پر واقع ہالیڈے ان ہوٹل کی طرف روانگی ہوئی جہاں نماز ظہر وعصر کا انتظام کیا گیا تھا۔ ہوٹل پہنچنے پر مکرم اشفاق ربانی صاحب امیر جماعت فرانس، مکرم حافظ سکندر صاحب مبلغ فرانس اور جماعتی عہدیداران نے حضور انور کا استقبال کیا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد پیرس مشن ہاؤس بیت السلام کے لئے روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل حضور انور نے کھانے کی انتظامیہ کو حفظان صحت کے اصولوں کے حوالے سے مفید نصائح فرمائیں۔ حضور انور گاڑی میں سوار ہونے سے قبل ہوٹل کے مین گیٹ پر قریباً پانچ منٹ تک رونق افروز ہو کر امیر صاحب فرانس سے مختلف امور پر گفتگو فرماتے رہے۔

Calais بندرگاہ: کیلے شہر انگلش چینل کے فرانسیسی ساحل پر واقع ہے۔ انگلش چینل کی مختصر ترین چوڑائی 33 کلومیٹر ہے جو انگلستان کے ساحلی شہر Dover اور فرانس کے شہر Calais کے درمیان ہے۔ دونوں بندرگاہوں کا درمیانی فاصلہ 33 کلومیٹر ہے۔ یہ راستہ دنیا کی مصروف ترین بحری گزرگاہوں میں شمار ہوتا ہے۔ ایک صاف دن میں ایک ساحل سے دوسرے ساحل کی عمارات انسانی آنکھ سے دکھائی دیتی ہیں۔ فرانسیسی لوگ اس شہر کو فرانس کا انگلش ترین شہر کہتے ہیں۔ مختلف ادوار میں اس شہر پر انگلستان اور سپین کا قبضہ رہ چکا ہے۔ نپولین کی جنگوں کے دوران یہ شہر ایک اہم محاذ جنگ تھا۔ جنگ عظیم دوئم کے دوران جرمن افواج نے اس شہر پر قبضہ کر لیا۔ اس شہر کی جغرافیائی اہمیت کے پیش نظر یہیں اپنا مقامی ہیڈکوارٹر قائم کیا۔ یہیں سے انہوں نے جنوبی انگلستان پر بین البراعظمی میزائلوں Balistic Missiles کی اولین شکل V1 راکٹ فائر کئے۔ انتہائی طویل فاصلے پر گولہ پھینکنے والی ریل گن بھی یہیں متعین تھی۔ اتحادی افواج کی اس شہر کو چھڑانے کے لئے کی گئی بمباری کے دوران یہ شہر بالکل تباہ ہو گیا اور بعد میں دوبارہ تعمیر کیا گیا۔ اس شہر کا بذریعہ ریل پیرس سے فاصلہ 238 کلومیٹر ہے۔

Calais سے روانہ ہو کر حضور کا قافلہ رات کے 9:05 منٹ پر بیت السلام مشن ہاؤس پیرس پہنچا جہاں فرانس بھر سے احمدی احباب حضور کے استقبال کے لئے مشن ہاؤس کے احاطہ میں موجود تھے۔ حضور انور اپنی گاڑی سے باہر تشریف لائے تو منتظرین نے اپنے محبوب آقا کا پرجوش استقبال کرتے ہوئے اَھْلًا وَّسَھْلًا کہا۔ مستورات الگ احاطے میں جمع تھیں۔ حضور انور ان کے پاس بھی تشریف لے گئے۔

حضور کے راستے میں بچھائے گئے کارپٹ کے بارہ میں استفسار فرماتے ہوئے اسے ہٹانے کی ہدایت فرمائی۔ ممبران قافلہ کی رہائش، نمازوں کے مقامی اوقات کے بارہ میں معلومات حاصل کیں اور پھر حضور انور اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔

ذرا ہی دیر بعد حضور انور مغرب وعشاء کی نمازیں کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے۔ مشن ہاؤس کے احاطہ میں زیر تعمیر مسجد کے محراب، منارہ اور چھت کے تعلق میں بعض تکنیکی امور پر مکرم امیر صاحب فرانس سے استفسارات فرمائے۔ اور پھر مارکی میں جہاں نمازوں کا انتظام تھا تشریف لے گئے۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے اپنی رہائشگاہ میں جانے سے قبل اگلے دن کے پروگرام کے بارہ میں مکرم منیر احمد صاحب جاوید پرائیویٹ سیکرٹری کو ہدایات سے نوازا۔

19/ اگست 2007ء: فرانس میں حضور انور کے قیام کا آج دوسرا روز ہے۔ آج ساڑھے پانچ بجے حضور انور نے نماز فجر پڑھائی۔ آج یہاں عید کا سماں ہے۔ فرانس کی دور دراز جماعتوں سے مرد وزن، بچے، بوڑھے اور نوجوان اپنے مسیحا کی مسیحائی سے فیضیاب ہونے کے لئے مشن ہاؤس بیت السلام میں جمع ہیں۔

بیت السلام مشن ہاؤس: بیت السلام مشن ہاؤس کی عمارت 1982ء میں خلافت رابعہ کے دور میں خریدی گئی تھی۔ 2003ء میں اس کے ساتھ والی عمارت بھی خرید لی گئی جو اب گیسٹ ہاؤس کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ اور اس کی بیسمنٹ میں جماعت فرانس کے دفاتر ہیں۔ خدا کے فضل سے گزشتہ چند سالوں سے جماعت فرانس کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اور مزید جگہ کی ضرورت کے پیش نظر 2006ء میں اس سے ملحقہ تیسری بڑی عمارت بھی حضور انور کی اجازت سے خرید لی گئی۔ اس طرح یہ مشن ہاؤس قریب قریب کی تین عمارتوں پر مشتمل ہے۔ ان عمارتوں کے درمیان ایک مسجد بھی زیر تعمیر ہے

حضور نو بج کر چالیس منٹ پر اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے آج کے پروگرام کی تفصیل دریافت فرمائی۔

صدر خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ: حضور انور نو بج کر پینتالیس منٹ پر اپنے دفتر میں رونق افروز ہوئے اور صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ فرانس سے میٹنگ ہوئی۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ذیلی تنظیمیں اور جماعت اپنی سالانہ تقریبات کا کیلنڈر تیار کر کے عاملہ میں پیش کرنے کے بعد منظوری کے لئے مجھے بھیجا کریں۔ اگر کسی ذیلی تنظیم کا پروگرام کسی جماعتی تقریب سے ٹکرا رہا ہو تو ذیلی تنظیم کو اپنا پروگرام بدل لینا چاہئے۔ فرمایا کہ جماعتی تقریبات اور خلیفۂ وقت کی آمد کے موقع پر حفاظت کا انتظام کرنا خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری ہے۔ جب کبھی ایسا موقع آئے تو خدام الاحمدیہ پر اعتماد کرتے ہوئے انہیں ذمہ داری نبھانے کا موقع دینا چاہئے۔ قبل ازیں حضور انور نے ڈیوٹی والے خادم کو کسی کو راستہ روکے ہوئے دیکھ کر صدر صاحب خدام الاحمدیہ کو یہ تاکیدی ہدایت بھی فرمائی کہ ملکی قانون عام شہری کو راستے کا جو حق دیتا ہے اس کا خیال رکھا کریں اور کسی کا بھی راستہ نہ روکا کریں۔

ملاقاتیں: میٹنگ کے بعد فیملی اور انفرادی ملاقاتوں کا پہلا دور شروع ہوا جو دوپہر سوا دو بجے تک جاری رہا۔ دوسرا دور ساڑھے پانچ بجے شروع ہو کر شام آٹھ بجے تک جاری رہا۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے فرانس کی قریباً پوری جماعت کو (سوائے چند ایک کے) حضور انور نے ملاقات کا شرف بخشا۔ ملاقاتوں کے دوران حضور انور نے طلباء اور خصوصاً نو مبایعین کو انگوٹھیاں اور قلم بطور تبرک عطا فرمائے۔ اسی طرح دیگر ملاقات کرنے والوں نے بھی کسی نہ کسی رنگ میں اپنے آقا سے فیض پایا۔

اجتماعی بیعت: اڑھائی بجے دوپہر حضور انور نماز ظہر وعصر کے لئے مارکی میں تشریف لائے اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد اجتماعی بیعت کی تقریب ہوئی۔ فرانس میں چند سالوں سے خدا تعالیٰ کے فضل سے مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا احمدیت میں داخل ہونے کا رجحان بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ چنانچہ آج مختلف اقوام

سے تعلق رکھنے والے بارہ مرد وزن نے براہ راست حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی ۔ بیعت لینے کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

سوا نو بجے نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

آج نماز فجر سے قبل موسلا دھار بارش ہوئی اور پھر سارا دن وقفے وقفے سے باران رحمت کا سلسلہ جاری رہا۔ درجہ حرارت 21 ڈگری سنٹی گریڈ رہا۔

20/اگست 2007ء: آج فرانس میں حضور انور کے قیام کا آخری دن ہے۔ احباب جماعت کے چہروں پر اداسی کے آثار نمایاں ہیں۔ 11:25 پر حضور انور زیر تعمیر مسجد کا معائنہ فرمانے کے لئے مسجد کے اندرونی حصہ میں تشریف لے گئے۔ حضور انور نے امیر صاحب فرانس اور مکرم حفیظ صاحب جو اس تعمیری پروجیکٹ کے انچارج ہیں سے چھت کے بیم اور استعمال کئے جانے والے سریہ کے بارہ میں تفصیل پوچھی۔ قبلہ کی سمت کے بارہ میں حضور انور نے استفسار فرمایا اور فرمایا کہ قبلہ کی سمت میں کچھ فرق لگ رہا ہے۔ چنانچہ حضور نے خود صحیح سمت کا تعین فرمایا اور پھر کمپاس کے ذریعہ سمت چیک کی تو بعینہ وہی سمت درست نکلی جس کا حضور نے تعین فرمایا۔ حضور انور نے اس کے مطابق قبلہ درست کرنے کی ہدایات دیں اور اس کے نتیجہ میں دائیں طرف زائد بچنے والی جگہ کو صحیح مصرف میں لانے کے بارہ میں بھی ہدایات دیں۔ حضور انور نے منارہ اور گنبد کے بارہ میں بھی تفصیلات دریافت فرمائیں اور کونسل سے اجازت طلب امور کے بارہ میں رہنمائی فرمائی۔ اس کے بعد حضور انور دفتر میں تشریف لے گئے اور مکرم امیر صاحب فرانس سے انتظامی امور کے بارہ میں تفصیلی میٹنگ کی۔

ھالینڈ کے لئے روانگی: حضور انور کے قافلہ کی گاڑیاں تیار ہیں اور احباب جماعت اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے جمع ہیں۔ حضور احباب جماعت کے سامنے رونق افروز ہوئے اور امیر صاحب اور وہاں موجود عہدیداران کے ساتھ کچھ دیر گفتگو فرمانے کے بعد دعا کروائی اور قافلہ ہالینڈ کے لئے روانہ ہوا۔ آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہیں اور وقفے وقفے سے باران رحمت کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ فرانس سے ہالینڈ جانے کے لئے بلجیم سے گزرنا پڑتا ہے۔ قریباً دو گھنٹے کی مسافت کے بعد قافلہ فرانس کو عبور کر کے بلجیم کی حدود میں داخل ہوا۔ قریباً ساڑھے تین بجے ہائی وے پر واقعہ ایک پٹرول پمپ پر قافلہ رکا۔ حضور انور نے مکرم اشفاق ربانی صاحب امیر جماعت احمدیہ فرانس اور حافظ احسان سکندر صاحب مبلغ انچارج کو سفر کے حسن انتظام کے بارہ میں ہدایت فرمائی کہ کوئی بھی سفر اختیار کرنے سے پہلے اس کی صحیح منصوبہ بندی ہونی چاہئے۔ جو روٹ لینا ہو اس کا ایک دو روز پہلے خود جا کر جائزہ لے لیا کریں۔

اس کے بعد دوران سفر گاڑی میں حضور انور نے جو ڈاک ملاحظہ فرمائی تھی وہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے سپرد ہونے پر قافلہ اگلے سفر کے لئے روانہ ہوا۔ چونکہ راستہ میں رش تھا اس وجہ سے سفر کا دورانیہ کچھ لمبا ہو گیا۔ حضور انور کے قافلہ کو لینے کے لئے مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ، مکرم نعیم احمد صاحب وڑائچ مبلغ انچارج، مکرم حامد کریم محمود صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم ڈاکٹر زبیر اکمل صاحب جنرل سیکرٹری، مکرم ضیاء القمر صدیقی صاحب قائمقام صدر مجلس خدام الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ کی ڈیوٹی ٹیم اور دیگر عہدیداران جماعت بلجیم اور ہالینڈ کے بارڈر پر موجود تھے۔

بیت النور ننسپیت میں آمد اور والھانہ استقبال: احباب جماعت سڑک کے دونوں اطراف کھڑے اپنے آقا و امام کو خوش آمدید کہنے کے لئے چشم براہ ہیں۔ خواتین اور بچیاں الگ مشن ہاؤس کے احاطہ میں منتظر ہیں۔ پونے آٹھ بجے حضور انور کی گاڑی مشن ہاؤس کے سامنے رکی۔ بچیوں نے نغمے اور ترانے گا کر اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ حضور اپنی گاڑی سے باہر تشریف لائے۔ رہائش گاہ کے سامنے کی سیڑھیوں پر رونق افروز ہو کر اپنے عشاق پر پیار بھری نگاہ ڈالی۔ مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہ ابھی نماز ظہر وعصر ادا کریں گے۔ حضور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے اور آٹھ منٹ پر مسجد میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مستورات کی رہائشگاہ اور باہر لان میں کروائے جانے والے کام کا معائنہ فرمایا۔ 9:15 منٹ پر نماز مغرب وعشاء حضور نے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مکرم امیر صاحب سے کل کے پروگرام کے بارہ میں تفصیلات دریافت فرمائیں اور مکرم منیر احمد صاحب جاوید کو اس بارہ میں ہدایات سے نوازا۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ حضور انور کی آمد سے قبل جو ڈاک یہاں جمع ہو چکی تھی وہ حضور انور کے ملاحظہ کے لئے رہائشگاہ پر پہنچائی گئی۔ یہاں کا موسم بڑا خوشگوار ہے اور درجہ حرارت 21 درجہ سنٹی گریڈ ہے۔

21/اگست 2007ء: آج ہالینڈ میں حضور انور کے قیام کا دوسرا دن ہے۔ صبح پانچ بج کر 20 منٹ پر حضور انور نے نماز فجر پڑھائی۔ چھ بج کر پینتیس منٹ پر سورج نے اپنی چہرہ نمائی کروائی۔ بڑا دلکش منظر ہے۔ دوپہر تک دھوپ نکلی رہی اور موسم نہایت خوشگوار رہا۔ گیارہ بجے حضور انور نے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری اور پھر اس کے بعد خاکسار ایڈیشنل وکیل المال کو دفتر میں یاد فرمایا اور بعض مفوضہ امور کے بارہ میں رپورٹ لی اور مزید ہدایات سے نوازا۔

ساڑھے گیارہ بجے ہاتھ میں چھڑی، گول ٹوپی اور ہلکے بسکٹی رنگ کی شلوار قمیص میں ملبوس ۔

بانٹنے فیض کے پیمانے سے
وہ چلے سیر کے بہانے سے

اس کے بعد حضور انور باہر تشریف لائے اور 45 منٹ تک قریباً 5 کلومیٹر کے ایریا کو قدم بوسی کی سعادت بخشی۔ دو بجے نماز ظہر وعصر پڑھائی اور تین بجے اپنے قافلہ کے ساتھ Dolfinarium کے لئے روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچنے پر Dolfinarium کے پریس آفیسر اور ایجوکیشنل کوارڈینیٹر نے حضور انور کا استقبال کیا اور بطور گائیڈ ساتھ ساتھ رہے۔ چونکہ چھ بجے مشن ہاؤس میں ملاقاتوں کا پروگرام تھا اس لئے حضور انور خاص خاص حصوں کو دیکھ کر مشن ہاؤس تشریف لے آئے۔

Dolfinarium

Harderwijk شہر جس کی آبادی دو لاکھ ہے اور اس میں بہت سے ترک بھی آباد ہیں، ننسپیت سے دس کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں Dolfinarium واقع ہے۔ یہ جگہ سمندر سے حاصل کردہ زمین ہے اور اس کے اردگرد کا سمندر ایک جھیل کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ Dolfinarium میں Dolphins مچھلی کی مختلف اقسام کے علاوہ اور بھی قریباً دس اقسام کے سمندری جانور رکھے گئے ہیں۔ ان سے مختلف قسم کرتب دکھائے جاتے ہیں۔ Dolphins کے کرتب سیاحوں کی زیادہ دلچسپی کا باعث ہوتے ہیں۔ اس میں Dolphins کا ہسپتال بھی ہے۔ Dolfinarium کی بہت سی دلچسپیوں کے علاوہ چند دلچسپیاں بچوں کے لئے مخصوص ہیں۔ اس کا ایک خاص حصہ وہ ہے جو کھلے پانی کا Aquarium ہے جس میں کھڑے ہو کر شیشے میں سے Dolphin اور دوسرے سمندری جانوروں کو تیرتا ہوئے دیکھ سکتے ہیں۔ Dolfinarium کے تمام حصوں کو دیکھنے کے لئے کم از کم ایک دن درکار ہوتا ہے۔ اس کو قائم ہوئے قریباً 38 سال ہو چکے ہیں۔ Dolfinarium عموماً مارچ سے اکتوبر تک کھلا رہتا ہے۔ قریباً ایک ملین لوگ سالانہ اسے دیکھنے کے لئے یہاں آتے ہیں۔ Dolphin ایک ایسی مچھلی ہے جسے بآسانی سدھایا جا سکتا ہے۔ جنگی مقاصد کے لئے بھی استعمال ہوتی ہے اور یہ انسان سے بہت جلد مانوس ہونے والا جانور ہے۔

ملاقاتیں: چھ بجے بیت النور میں ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو نو بجے تک جاری رہا۔ نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

22/اگست 2007ء: آج ہالینڈ میں حضور انور کے قیام کا تیسرا دن ہے۔ ساڑھے پانچ بجے حضور انور نے بیت النور میں نماز فجر پڑھائی۔ جماعت ہالینڈ نے Delta Project کی سیر کا پروگرام رکھا ہوا تھا۔

صبح ساڑھے دس بجے روانگی ہوئی۔ 1:15 منٹ پر Delta Project پہنچے۔ اس سفر کے دوران حضور انور نے اپنی گاڑی میں ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

Delta Project ہالینڈ کے صوبہ Zeeland میں واقع ہے جو کہ مشن ہاؤس ہیگ سے 150 کلومیٹر اور ننسپیت سے 250 کلومیٹر جنوب مغرب میں واقع ہے۔ 1953ء میں صوبہ ذی لینڈ میں ایک سمندری طوفان آیا تھا اور پانی خشکی پر چڑھ آیا تھا جس نے بڑی تباہی مچائی اور ہزاروں کی تعداد میں افراد موت کا شکار ہو گئے۔ مستقبل میں اس قسم کی تباہی سے بچنے کے لئے Delta Project بنایا گیا۔ اس منصوبہ کے تحت سمندر کے اندر ایسے مقامات پر جہاں سے طوفان کے نتیجہ میں پانی اندر آ سکتا ہے بہت مضبوط بند بنائے گئے ہیں۔ اور ان کے اندر لوہے کے مضبوط دروازے ہیں جو عام حالات میں کھلے رہتے ہیں اور پانی آتا جاتا رہتا ہے۔ طوفان کی صورت میں یہ دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور پانی اندر نہیں آ سکتا۔ کنکریٹ اور سیمنٹ کے بنے دیو ہیکل ستونوں پر مشتمل یہ بند اپنی مثال آپ ہے۔ یہ جگہ دیکھنے کے لئے ہزاروں کی تعداد میں سیاح یہاں پر آتے ہیں۔

حضور انور جب یہاں پہنچے تو انتظامیہ نے VIP کے طور پر آپ کا باہر استقبال کیا اور ایک خصوصی گائیڈ دیا جس نے متعلقہ جگہوں کی سیر کروائی۔ آج صبح سے موسم ابر آلود تھا لیکن جب حضور یہاں پہنچے تو موسم خوشگوار ہو گیا۔ کھلے سمندر سے آنے والی تیز ہوا اور اوپر سے دھوپ خوب مزا دے رہی تھی۔ سیر مکمل کرنے کے بعد Delta Project کی انتظامیہ کی طرف سے ایک تحفہ پیش کیا گیا اور حضور انور سے Visitor's Book میں ریمارکس تحریر کرنے کی درخواست کی اور اس کے لئے کتاب کے بائیں طرف والا صفحہ مخصوص کیا۔ اس پر حضور نے انگریزی میں جو ریمارکس تحریر فرمائے ان کا ترجمہ یہ ہے:

"مجھے Delta Project دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ یہ Dutch انجینئروں کا ایک عظیم کارنامہ ہے مگر انسان کو یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے منصوبے انسانی منصوبوں سے بہت بہتر ہوتے ہیں۔ اس لئے انسان کو اپنی زندگی بچانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے خالق حقیقی کو ہمیشہ یاد رکھے"۔

حضور انور کے ان ریمارکس کے بعد Delta Project کے منتظم نے درج ذیل ریمارکس تحریر کئے:

"یہ بات میرے لئے باعث فخر وعزت ہے اور میں خوش قسمت انسان ہوں کہ مجھے آپ جیسے عظیم مہمان کی مہمان نوازی کا شرف حاصل ہوا ہے۔ میں آپ اور آپ کے ساتھیوں کے لئے نیک تمنائیں رکھتا ہوں۔ ہمیں مل جل کر دنیا کی بھلائی کے لئے ویسے ہی کام کرنا چاہئے جیسا کہ آپ کر رہے ہیں"۔

کھانے کے بعد وہاں ریسٹورنٹ کے ایک ہال میں نماز ظہر وعصر کا انتظام کیا گیا۔ عام طور پر وہاں میوزک بجتا رہتا ہے مگر اس دوران انتظامیہ نے اسے بند کر دیا۔ منتظمین نے قبلہ کا تعین کیا ہوا تھا۔ حضور انور جب تشریف لائے تو قبلہ رخ کا جائزہ لیا اور معمولی فرق کی نشاندہی پر درست سمت کا تعین فرمایا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد باقی کچھ حصوں کی سیر کی۔ پانچ بجے وہاں سے واپسی ہوئی۔ حضور انور نے روانگی سے قبل وہ ڈاک جو آتی دفعہ گاڑی میں ملاحظہ فرمائی تھی مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے سپرد کروائی۔ سات بجے شام بیت النور میں واپسی ہوئی۔ اس کے بعد ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا جو نماز مغرب وعشاء تک جاری رہا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ اس دوران جو ڈاک جمع ہوئی تھی وہ حضور انور کی رہائشگاہ پر پہنچائی گئی۔

23/اگست 2007ء: ہالینڈ میں حضور انور کے قیام کا چوتھا دن ہے۔ حضور انور نے ساڑھے پانچ بجے نماز فجر پڑھائی اور نماز ظہر تک اپنے متفرق دفتری امور میں مصروف رہے۔ اس دوران حضور انور نے از راہ شفقت اپنے قافلہ کے ممبران کو اپنی مرضی کی شاپنگ وغیرہ کے لئے جانے کی اجازت عطا فرمائی۔ دو بجے نماز ظہر وعصر حضور انور نے بیت النور میں پڑھائی۔ چار بج کر 25 منٹ پر حضور انور اچانک اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ دست مبارک میں عصا تھامے پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے اور قریباً ایک گھنٹہ کے دوران چھ کلومیٹر کے راستوں کو

اپنے مبارک قدموں سے برکت بخشی۔

ملاقاتیں: واپس آکر پونے چھ بجے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو سوا آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بیت النور اور مشن ہاؤس میں آج بہت گہما گہمی تھی۔ بچے، بوڑھے، نوجوان مرد وزن جو اپنے آقا سے ملنے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے ان کے چہروں پر خوشیاں پھوٹ رہی تھیں۔ آج عالمی عدالت انصاف کی Criminal Branch کے ایک جج نے بھی حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

جماعت ہالینڈ نے آج شام باربی کیو کا انتظام کیا ہوا تھا۔ حضور انور نے اپنے ممبران قافلہ اور ہالینڈ کی جماعتوں سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے مہمانوں کے ساتھ تشریف فرما ہو کر کھانا تناول فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور نے نماز مغرب وعشاء پڑھائیں وراس کے بعد اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ اس دوران جمع ہونے والی ڈاک ملاحظہ کے لئے حضور انور کی رہائشگاہ پہنچادی گئی۔

آج موسم ابر آلود ہونے کے باوجود خوشگوار رہا۔ اور درجہ حرارت 21 سنٹی گریڈ رہا۔

24/اگست 2007ء: آج ہالینڈ میں حضور انور کے قیام کا پانچواں دن ہے۔ حضور انور نے ساڑھے پانچ بجے نماز فجر پڑھائی۔ جمعۃ المبارک کی ادائیگی اور ملاقات کے لئے آئے ہوئے مہمانوں کا صبح سے ہی مشن ہاؤس میں آمد کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ اور آج کا روز، روز عید لگ رہا تھا۔ مسجد بیت النور کے باہر خالی جگہوں پر شامیانے لگا کر زائد انتظام کیا گیا ہے۔

خطبہ جمعہ: دو بج کر دس منٹ پر حضور انور نماز جمعہ کی ادئیگی کے لئے تشریف لائے۔ تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ النحل کی آیت نمبر 46 کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ آج مادیت پسندی کی وجہ سے انسان بعض اخلاقی قدروں سے اور مذہب سے دور اور خدا سے دور ہوتا جارہا ہے۔ تمام وہ نعمتیں جس سے انسان فائدہ اٹھارہا ہے وہ خدا کی پیدا کردہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کی وجہ سے انہیں انسان کے تابع کیا ہے اور پھر اسی اشرف المخلوقات کو دماغ دیا ہے۔ اس سے وہ نت نئی ایجادیں، سہولت اور حفاظت کے سامان کررہا ہے۔ پس یہ بات ایسی ہے جو انسان کو اس بات کی طرف توجہ دلانے والی بنی چاہئے کہ وہ اپنے خدا کا شکر گزار بنے اور اپنے مقصد پیدائش کو سمجھنے والا ہو۔ خدائے واحد کی عبادت کرنے والا ہو جس نے تمام نظام پیدا کیا اور انسان کی خدمت پر لگا یا۔ لیکن بہت کم ایسے ہیں جو حقیقت کو سمجھتے ہیں۔ بلکہ ایسے لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے جو اس کے خلاف جارہے ہیں۔ اور مادیت پسندی میں اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ نہ صرف یہ کہ مذہب سے تعلق نہیں رہا بلکہ مذہب سے مذاق اور انبیاء سے استہزاء کرنے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ لوگ بھی اور وہ لوگ بھی جو خدا کے تصور کو نہ ماننے والے ہیں زیادہ تر اسلام اور مسلمانوں کی مثالیں پیش کر کے اسے تنقید کا نشانہ بنارہے ہیں۔ بعض سے تو اسلام اور آنحضرتؐ سے بغض اور کینے کا اظہار اس قدر ہوتا ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ مغرب جو اپنے آپ کو بڑا ترقی یافتہ، آزادی کا علمبردار اور دوسروں کے معاملے میں دخل نہ دینے کا دعویٰ کرتا ہے یہاں ایسے لوگ ہیں جو اخلاق کی تمام حدیں پھلانگ گئے ہیں اور اسلام دشمنی نے ان کو بالکل اندھا کردیا ہے۔

فرمایا کہ اصل بات یہ ہے کہ مذہب اور خدا کی ذات کا صحیح تصور پیش کرنے والی اگر کوئی تعلیم ہے تو صرف اور صرف اسلام کی تعلیم ہے۔ فرمایا کہ یہاں ہالینڈ میں ایک سیاسی لیڈر Geert Wilders نے اسلام، بانیٔ اسلام اور قرآن کریم کے خلاف اپنے بغض اور کینے کا اظہار کیا ہے۔ حضور انور نے قرآن کریم کی آیات کا حوالہ دے کر ولڈرز کے اعتراضات کا تفصیل سے جواب دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ڈچ قوم ایسی ہے کہ یہاں شرفاء اور اچھے لوگ بھی ہیں جنہوں نے ولڈرز کے بیانات کو ناپسند کیا ہے۔ حضور نے بعض شخصیات کے بیانات کا تذکرہ بھی فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ جہاں مخالفین کے اعتراضوں کا رد کریں وہاں ایسے لوگوں کا شکریہ بھی ادا کریں جو ابھی تک اخلاقی قدریں رکھے ہوئے ہیں۔ فرمایا عوام کو بتائیں کہ اصل سکون خدا کی طرف آنے میں ہے جو تمام قدرتوں کا مالک ہے۔ مذہب سے دور جانے والے اور خاص طور پر اسلام سے استہزاء کرنے والوں کے پیچھے نہ چلو۔ اللہ حد سے گزرنے والوں کی پکڑ بھی کرتا ہے۔ Wilders کو بھی بتائیں اور عام مسلمانوں کو بھی بتائیں کہ اللہ کے عذاب کو دعوت نہ دو۔ اللہ کی غیرت کو نہ بھڑکاؤ۔ آج کل طوفان زلزلے تمہیں وارننگ دے رہے ہیں کہ حد سے زیادہ بڑھنے والے اس کی لپیٹ میں بھی آسکتے ہیں۔ حضور نے اس سال دنیا میں آنے والی آفات کے اعداد وشمار بھی پیش کئے اور 1953ء میں ہالینڈ میں آنے والے طوفان کا بھی ذکر کیا۔

حضور انور نے فرمایا ہر احمدی کا فرض ہے کہ دنیا کے ہر ملک میں اتمام حجت کے لئے کمر بستہ ہو جائے۔ آخر پر حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسب ذیل دو جلالی اقتباسات پڑھ کر سنائے۔

اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ مَیں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں"۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں: "خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اُس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ"۔

آخر پر حضور نے فرمایا کہ اللہ ہمیں بھی خدا کی حقیقی پہچان کی توفیق دے اور دنیا کو بھی اس واحد خدا کی پہچان کرنے والا بنائے تا اس واحد یگانہ خدا کے عذاب کی بجائے اس کے رحم کو حاصل کرنے والے بنیں۔

اس کے بعد خطبہ ثانیہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

ملاقاتیں: پانچ بجے شام حضور اپنے ممبران قافلہ کے ہمراہ مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ کی درخواست پر ان کے نئے خرید کردہ گھر تشریف لے گئے۔ اور پھر وہیں سے مکرم عبدالباسط صاحب صدر جماعت نن سپیت کے گھر پیدل تشریف لے جاکر برکت بخشی۔ چھ بجے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو نماز مغرب وعشاء تک جاری رہا۔ حضور انور کے ہالینڈ کے قیام کے دوران ہالینڈ کی جماعت کے قریباً ہر فرد نے ملاقات کا شرف حاصل کر کے حضور سے فیض پایا۔

تقریب آمین: نماز مغرب وعشاء کے بعد آٹھ بچوں کی تقریب آمین ہوئی جن کے نام یہ ہیں:
صہیب اکمل صاحب، طٰہٰ شکیل صاحب، دانیہ ساجد صاحبہ، رابعہ عرفان صاحبہ، حسن بٹ صاحب، عبدالباقی باسط صاحب، عدیل حق صاحب، آمنہ چغتائی صاحبہ۔

حضور انور نے دعا کروائی اور ان تمام بچوں کو اپنے دستخطوں کے ساتھ قرآن کریم عطا فرمائے اور بچوں کو نصیحت فرمائی کہ قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کیا کریں۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ اس دوران جمع ہونے والی ڈاک حضور کی رہائشگاہ پر پہنچائی گئی۔ آج موسم خوشگوار رہا۔ کہیں کہیں بادل نظر آئے، زادہ تر دھوپ نکلی رہی۔

25/اگست 2007ء: حضور انور نے ساڑھے پانچ بجے صبح نماز فجر مسجد بیت النور میں پڑھائی۔ سات بج کر پندرہ منٹ پر اپنے مخصوص انداز سے دست مبارک میں عصا تھامے سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ کی سیر کے بعد حضور انور نے واپس بیت النور مشن ہاؤس میں لجنہ ہال، بک سٹور اور کچن کا تفصیلی دورہ فرمایا۔ اور لندن سے آئے ہوئے مکرم عباس احمد خان انجینئر صاحب جو یہاں کے تعمیراتی کاموں کی نگرانی کرتے ہیں کو ہدایات سے نوازا۔ لجنہ کے فنکشنز کے دوران ایک رہائشی جگہ کی ضرورت تھی جس کے لئے عمارت کے ایک حصہ کو اس میں تبدیل کیا جارہا ہے۔

ہالینڈ سے جرمنی کے لئے روانگی: آج ہالینڈ سے جرمنی کے لئے روانگی کا دن ہے۔ قافلے کی گاڑیاں تیار ہورہی ہیں۔ جماعتوں سے آئے ہوئے مہمان بھی اپنے اپنے گھروں میں واپسی کی تیاری میں مصروف ہیں۔ ماحول میں ایک اداسی کی کیفیت ہے آسمان بالکل صاف ہے اور درختوں سے دھوپ چھن چھن کر آرہی ہے۔

11:05 منٹ پر حضور انور سفر پر روانگی کے لئے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور الوداع کہنے کے لئے جمع احباب کے درمیان رونق افروز ہوئے۔ ڈیوٹی دینے والے کارکنان کے ساتھ گروپ فوٹو ہوا اور پھر اس کے بعد حضور انور مستورات کی طرف تشریف لے گئے۔ دعا کروائی اور قافلہ جرمنی کے لئے روانہ ہوا۔

ایک بج کر چالیس منٹ پر وہ مقام آگیا جہاں ہالینڈ اور جرمنی کا بارڈر ہے۔ یہاں پر جماعت ہالینڈ سے آئے ہوئے احباب جماعت نے اپنے پیارے آقا کو الوداع اور جرمنی کے قافلے نے خوش آمدید کہنا ہے۔ اس موقع پر اداسی اور خوشی کے مخلوط جذبات کی کیفیت کا اندازہ صرف شمع خلافت کا ایک پروانہ ہی کرسکتا ہے۔ حضور انور کی گاڑی رکنے پر مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اسی طرح ان کے ساتھ آئے ہوئے احباب نے بھی حضور انور سے مصافحہ کی سعادت پائی۔ مکرم ھبۃ النور فرحاخن اور ان کے ساتھ آئے ہوئے احباب نے بھی آگے بڑھ کر حضور انور کو الوداعی سلام کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ قریباً پندرہ منٹ تک حضور انور امیر صاحب ہالینڈ اور امیر صاحب جرمنی سے گفتگو فرماتے رہے اور پھر اپنی گاڑی میں سوار ہوگئے۔ ہالینڈ کی جماعت کی گاڑی لیڈنگ پوزیشن سے ہٹی اور جرمنی کی گاڑی نے اس کی جگہ لے لی اور قافلہ اگلے سفر کے لئے روانہ ہوا۔

طے شدہ پروگرام کے مطابق مکرم صدیق احمد صاحب ڈوگر آف آخن کی درخواست پر ان کے نئے گھر میں رکنا ہے سوا دو بجے دو پہر قافلہ یہاں پہنچا۔ ڈوگر خاندان کے افراد نے "یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی" نظم پڑھ کر حضور انور کا استقبال کیا۔ سب سے پہلے حضور انور نے نماز ظہر وعصر پڑھائی۔ نماز کا انتظام ڈوگر صاحب کے گھر سے باہر ساتھ والے لان میں کیا گیا تھا۔ اس کے بعد کھانا ہوا۔ حضور انور گھر کے کمروں میں تشریف لے گئے اور برکت بخشی۔

تین بج کر پچپن منٹ پر حضور نے دعا کروائی اور قافلہ فرینکفورٹ کے لئے روانہ ہوا۔

بیت السبوح فرینکفورٹ میں آمد اور پرجوش استقبال: چھ بجے شام حضور انور ایدہ اللہ کی گاڑی مشن ہاؤس بیت السبوح میں عقبی گیٹ سے داخل ہوئی۔ فضا میں نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوئے۔ خوش الحان نغمے اور ترانے گونج اٹھے۔ حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو ایک وقف نو بچے عزیزم تحسین احمد نے حضور انور کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ دو رویہ کھڑے جم غفیر کے درمیان سے گزرتے ہوئے حضور انور نے اپنے عشاق پر پیار کی نظر فرمائی اور اپنے دست مبارک ہلا ہلا کر ان کے نعروں کا جواب دیا۔ اس دوران حضور انور نے وہاں کھڑے مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی کو شرف مصافحہ بھی عطا فرمایا۔ مشن ہاؤس کے اندر پہنچنے پر حضور انور نے تیسری منزل پر ہونے والے تعمیراتی کام کا ایک نظر سے جائزہ لیا اور پھر اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آٹھ بج کر پینتیس منٹ پر حضور انور نے مستورات کی رہائشگاہ اور لائبریری کا معائنہ فرمایا اور مسجد بیت السبوح میں تشریف لائے۔ پہلی صف میں بیٹھے ہوئے ہمسایہ ممالک سے آئے ہوئے مبلغین کا مکرم حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج جرمنی نے حضور انور سے تعارف کروایا۔ اور مکرم لئیق احمد عاطف صاحب مبلغ سلسلہ مالٹا نے حضور انور نے مختصر گفتگو فرمائی۔ ٹھیک آٹھ بج کر پینتالیس منٹ پر نماز مغرب وعشاء پڑھانے کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ مکرم منیر احمد صاحب جاوید پرائیویٹ سیکرٹری نے اس عرصہ کے دوران جمع ہونے والی تمام ڈاک تیار کر کے حضور انور کے ملاحظہ کے لئے رہائشگاہ بھجوائی۔ آج سارا دن دھوپ نکلی رہی اور موسم نہایت خوشگوار رہا۔

(باقی آئندہ)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۶ء........

مالی قربانی دین اسلام کا اہم رکن

(زکوٰۃ،عشر کے علاوہ جماعتی چندوں اور نظامِ بیت المال کا تعارف)

(ظہیر احمد خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت)

الٓمٓ۔ ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَارَیْبَ فِیْہِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ۔ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ(سورہ البقرہ)

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ۔ (آل عمران ۹۳) تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُجَاھِدُوْنَ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔

(الصف ۱۲/۶۱)

رغبت دل سے ہوں پابند نماز و روزہ
نظر انداز کوئی حصہٗ احکام نہ ہو
پاس ہو مال تو دو اُس سے زکوۃ و صدقہ
فکر مسکیں رہے تم کو غمِ ایام نہ ہو

کائنات عالم کی ہر چیز اپنے اپنے دائرہ میں انسان کے لئے قربانی پیش کر رہی ہے اور انسان کو جو اشرف المخلوقات ہے سبق دے رہی ہے کہ تم نے بھی اپنی ہر چیز کی اللہ کی راہ میں قربانی کرنی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ (الذّٰریٰت)

کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

اسی عبودیت اور تقویٰ کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے مومنین کے متعلق فرمایا ہے کہ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ ومِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْن یعنی مومن نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اُنہیں دیا ہے۔ اُس میں سے وہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ چنانچہ عبادت اور مالی قربانی کا مضمون ایسا ہے کہ جو قرآن کریم میں متعدد جگہ اکٹھا بیان ہوا ہے۔ جس سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ مالی قربانی کی دین اسلام میں بہت اہمیت ہے۔

چنانچہ آج کی اس مجلس میں خاکسار کو مالی قربانی پر کسی قدر روشنی ڈالنے کا حکم ہوا ہے۔

ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اُس نے ہمیں سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اس زمانہ کے مامور سیدنا حضرت امام مہدی علیہ السلام پر ایمان لانے کی توفیق بخشی ہے۔ ورنہ روئے زمین پر بے شمار ایسے انسان ہیں جنہیں ابھی تک اس کی توفیق نہیں ملی ہے۔ بعض ایسے ہیں جو کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدیؑ کی صداقت کے تو قائل ہیں۔ لیکن بعض دنیاوی رکاوٹیں اُنہیں صحیح ایمان کی طرف قدم آگے بڑھانے میں روک ہیں۔ سیدنا حضرت امام مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:

مبارک وہ جو ایمان لایا صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے اُنکو ساقی نے پلادی فَسُبحان الذی اخزی الاعادی

چنانچہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والے آخرین کو اللہ تعالیٰ نے اوّلین سے ایسا ملا دیا کہ ہمارا روحانی تعلق صحابہ کرامؓ سے قائم کروا دیا جبکہ یہ زمانہ پانے کے لئے اُمت کے کئی بزرگوں نے دُعائیں اور تمنائیں کیں مگر اُن کی امیدیں پوری نہ ہوئیں مگر یہ ہماری خوش بختی ہے کہ ہم میں سے بعض کے آباء واجداد نے اور اکثر نے خود بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی ہماری یہ خوش نصیبی جہاں ہمیں ایک طرف اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتی ہے وہاں دوسری طرف آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کی طرح دوسروں تک پیغام اسلام پہنچانے کے لئے اموال و نفوس کی قربانیاں پیش کرنے کے لئے پابند کرتی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور خدا کی تجلّی موقوف ہے.....سو اس حکیم وقدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا اور دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعتِ اسلام کو منقسم کر دیا۔

(فتح اسلام صفحہ ۱۸)

موجودہ زمانہ میں اکثر لوگوں کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ وہ مال و دولت سے محبت کرتے ہیں۔ اور اسی حقیقت کو قرآن مجید نے سورۃ فجر میں وضاحت سے بیان کیا ہے تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ''اور تم مال سے بے انتہاء محبت کرتے ہو۔ اور مال سے اِس قدر محبت کی وجہ سے وہ خرچ کرنا نہیں چاہتے۔ بُخل سے کام لیتے ہیں پھر کچھ لوگ ایسے ہیں۔ جو اپنے آرام و آسائش پر تو ہزاروں روپیہ خرچ کردیں گے مگر اُس اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے لئے کہا جائے تو شیطان اُن کے دل میں طرح طرح کے وسوسے ڈال دیتا ہے۔ اور اس حقیقت کو قرآن مجید نے کچھ اس طرح بیان فرمایا ہے۔ ''اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ'' کہ شیطان تمہیں غربت سے ڈراتا ہے پھر قرآن مجید نے لوگوں کو یہ حقیقت بھی سمجھائی ''اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَ اَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ'' 'تمہارے مال اور تمہاری اولادیں صرف تمہارے لئے آزمائش ہیں۔

یہاں سے ہر انسان کا امتحان شروع ہوتا ہے کیا وہ غیب پر ایمان رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے یا نہیں اگر تو اُس کا ایمان اللہ تعالیٰ پر قرآن مجید میں مذکور اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر اور سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پر ہے تو وہ اپنے ایمان کی نسبت سے ہی مالی قربانی کم یا زیادہ کرے گا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی مرسل و مامور کو اس دنیا کی اصلاح و تربیت کے لئے بھجواتا ہے تو اُس کی بعثت یعنی بھجوانے میں کئی طرح کی حکمتیں پوشیدہ و مضمر ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ماضی میں اپنے رسولوں اور انبیاء کو اس لئے تو نہیں بھجواتا کہ اُن کو ناکام و نامراد رکھوا کر اس دنیا سے واپس بلوا لے اگر ایسا ہوتا تو العیاذ باللہ اللہ تعالیٰ کا یہ کام ہی عبث و فضول ٹھہرتا ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ ماضی میں خدا کا کوئی بھی رسول جب اصلاح الناس کے لئے آیا تو وہ لوگوں سے مختلف قسم کی قربانیوں کا مطالبہ کرتا تھا جیسے سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اوقات صدقات یا چندوں کا مطالبہ کیا، بعض اوقات لڑائیوں اور غزوات میں شرکت کے لئے بلایا اور بہت سے صحابہؓ نے ان لڑائیوں میں جان کی قربانیاں پیش کیں۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے صحابہ کی مالی یا جانی قربانیوں کا محتاج تھا۔ بلکہ اس میں اصل حکمت یہ تھی کہ اس طرح اللہ تعالیٰ سچے ایمان والوں کے لئے ایک راہ اپنا قرب و خوشنودی و رضا حاصل کرنے کے لئے کھولتا ہے۔ چنانچہ اسی حقیقت کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کچھ اس طرح سے بیان فرمایا ہے:-

''اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم کو اس قدر خزانے دے دیتا کہ ہم کو پرواہ بھی نہ رہتی....ثواب کے حصوں کے لئے مستعد ہو جاؤ اور یہ بھی مت سمجھو کہ اگر اس راہ میں خرچ کریں گے تو کچھ کم ہو جائے گا۔''

(تقریر ۳۱/ مارچ ۱۹۰۱ء الحکم ۱۷/ اپریل ۱۹۰۱ء)

نیز فرمایا:''اگر کوئی مدد نہیں کرے گا یا کم تو جہی سے پیش آئے گا، حقیقت میں وہ آپ ہی سعادت عظمیٰ سے محروم رہ جائے گا۔ اور خدا کے کام رک نہیں سکتے اور نہ کبھی رُکے جن باتوں کو قادر مطلق چاہتا ہے وہ کسی کی کم تو جہی سے ملتوی نہیں رہ سکتے''۔

(سرورق براہین احمد جلد سوم)

اب دیکھئے اس حکمت الٰہی کو سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جن لوگوں نے صحیح طور پر سمجھا۔ اُن میں سیدنا ابوبکرؓ بھی تھے۔ آپ اپنا مال و جان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے ہر وقت مستعد تیار رہتے تھے۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے۔

ایک دفعہ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ یا چندہ کا حکم دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اُس وقت میرے پاس مال تھا اور میں نے سوچا آج میں حضرت ابوبکرؓ سے زیادہ صدقہ دوں گا اور آج اُن سے سبقت لے جانے کا اچھا موقعہ ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے مال میں سے آدھا سیدنا محمد مصطفیٰؐ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ عمرؓ نے جواب دیا آدھا مال گھر والوں کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔ اتنے میں ابوبکرؓ سارا مال لے کر سیدنا حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ سے پوچھا گھر میں کیا چھوڑا ہے ابوبکرؓ نے عرض کیا گھر میں اللہ اور رسول چھوڑ آیا ہوں۔''

(جامع ترمذی ابواب مناقب ابی بکرؓ)

اس روایت سے ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ کا اپنے رب پر ایمان اور توکل بہت زیادہ تھا اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں خلیفہ اوّل بنایا اور اعلیٰ روحانی درجات سے نوازا وہ اپنے اہل وعیال کے غریب وفقیر ہونے سے نہیں ڈرے اور ان ہی قربانیوں کی بناء پر آپؓ نے اللہ اور اُس کے رسولؐ کی رضا و خوشنودی کو اس حد تک حاصل کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:

''ابوبکر ہی وہ شخص ہیں جنہوں نے سبقت قدمی کرتے ہوئے اپنے مال اور اپنی جان سے میری خدمت کی اور اپنی قربانی کی وجہ سے یہ مجھے اتنے محبوب ہیں کہ اگر اللہ کے سوا کسی کو محبت کا انتہائی مقام دینا جائز ہوتا تو میں ان کو دیتا۔''

(بخاری باب فضائل اصحاب النبی ﷺ)

موجودہ دور یعنی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں یہ روحانی مقام و مرتبہ حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کے حصہ میں آیا۔ آپ نے مالی قربانیوں کی حکمت کو سمجھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حکم کے مطابق اشاعت اسلام کے لئے اپنے اموال کو خرچ کیا۔ چنانچہ جس طرح آنحضرتؐ نے ابوبکرؓ کی قربانی کا ذکر فرمایا تھا بالکل اُسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کے بارے میں فرماتے ہیں۔

''..........شکر ادا کرنے کے بغیر نہیں رہ سکتا.....خدا تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں سب سے پہلے میں اپنے ایک روحانی بھائی کا ذکر کرنے کے لئے دل میں جوش پاتا ہوں جن کا نام اُن کے نُورِ اخلاص کی طرح نورالدین ہے میں ان کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے مالِ حلال کے خرچ سے اعلاء کلمہ اسلام کے لئے وہ کرتے ہیں۔ ہمیشہ رشک کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں....اگر میں اجازت دیتا تو وہ سب کچھ اس راہ میں فدا

کرتے۔" (فتح اسلام)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو مالی قربانی کی اہمیت سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں خرچ کرے گا۔ تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا۔ بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے۔ وہ ضرور اُسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہئے تو ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ (تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۳۔۵۴)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرامؓ کی عدیم المثال مالی قربانیوں میں سے ایک واقعہ پیش خدمت ہے۔ منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ اوائل زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لدھیانہ میں کسی ضروری تبلیغی اشتہار کے چھپوانے کے لئے ساٹھ روپے کی ضرورت پیش آئی اس وقت حضرت صاحب کے پاس اس رقم کا انتظام نہیں تھا۔ اور ضرورت فوری اور سخت تھی منشی صاحبؓ کہتے ہیں۔ کہ میں اس وقت حضرت صاحب کے پاس اکیلا آیا ہوا تھا۔ حضرت صاحب نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ اس وقت یہ اہم ضرورت در پیش ہے۔ کیا آپ کی جماعت اس رقم کا انتظام کر سکے گی۔ میں نے عرض کیا انشاء اللہ کر سکے گی۔ اور میں جا کر روپے لاتا ہوں چنانچہ میں فوراً کپورتھلہ گیا۔ اور جماعت کے کسی فرد سے ذکر کرنے کے بغیر اپنی بیوی کا ایک زیور فروخت کر کے ساٹھ روپے حاصل کئے اور حضرت صاحب کی خدمت میں لا کر پیش کر دیئے۔ حضرت صاحب بہت خوش ہوئے اور جماعت کپورتھلہ کو دُعا دی۔ چند دن کے بعد کپورتھلہ کے ایک اور مخلص احمدی دوست منشی اروڑے خان صاحب بھی لدھیانہ آئے تو حضرت صاحب نے ان سے خوشی کے لہجہ میں ذکر فرمایا "منشی صاحب اس وقت آپ کی جماعت نے بڑی ضرورت کے وقت امداد کی۔ منشی صاحب نے حیران ہو کر پوچھا "حضرت کون سی امداد؟ مجھے تو کچھ پتہ نہیں؟ حضرت صاحب نے فرمایا۔ "یہی جو حضرت منشی ظفر احمد صاحب جماعت کپورتھلہ کی طرف سے ۶۰ روپے لائے تھے۔ منشی صاحب نے کہا۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے مجھ سے تو اس کا کوئی ذکر نہیں کیا اور نہ ہی جماعت سے ذکر کیا اور میں ان سے پوچھوں گا کہ ہمیں کیوں نہیں بتایا۔ اس کے بعد منشی اروڑے خان صاحب میرے پاس آئے اور سخت ناراضگی میں کہا کہ حضرت صاحب کو ایک ضرورت پیش آئی اور تم نے مجھ سے ذکر نہیں کیا۔ میں نے کہا منشی صاحب تھوڑی سی رقم تھی اور میں نے اپنی بیوی کے زیور سے پوری کر دی اس میں آپ کی ناراضگی کی کیا بات ہے۔ مگر منشی صاحب کا غصہ کم نہ ہوا اور برابر یہی کہتے رہے کہ حضرت صاحب کو ضرورت پیش آئی تھی اور تم نے یہ ظلم کیا کہ مجھے نہیں بتایا۔ پھر منشی اروڑے خان صاحب چھ ماہ تک مجھ سے ناراض رہے۔ اللہ اللہ یہ وہ فدائی لوگ تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے ذرا غور فرمائیں کہ حضرت صاحب جماعت سے امداد طلب فرماتے ہیں۔ مگر ایک اکیلا شخص اور غریب شخص اُٹھتا ہے اور جماعت سے ذکر کئے بغیر اپنی بیوی کا زیور فروخت کر کے اس رقم کو پورا کر دیتا ہے۔

(اصحاب احمد جلد چہارم صفحہ ۷۲)

سامعین کرام! قربانی دراصل اللہ کے نزدیک وہی قابل قبول ہے جو اُس کی جملہ شرائط کے ساتھ کی جائے نماز اور انفاق فی سبیل اللہ کا اکثر قرآن مجید میں اکٹھا ذکر کرنے میں بھی یہ راز پنہاں ہے کہ اسلام کی تنظیمی زندگی دو بنیادوں پر قائم ہے ایک روحانی یعنی نماز باجماعت کا ادا کرنا جو مسجد میں امام کے پیچھے ادا کی جاتی ہے۔ دوسرا مادی یعنی انفاق فی سبیل اللہ جو کہ بیت المال میں جمع ہو کر تقسیم ہو۔ ان دونوں کی ایک انفرادی حیثیت بھی ہے وہ یہ کہ نماز باجماعت اور مسجد کے بغیر بھی ادا ہو سکتی ہے۔ لیکن زکوٰۃ کی ادائیگی کا صحیح طریق صرف یہ ہے کہ اُس کی ادائیگی بیت المال میں کی جائے چنانچہ یہی وجہ تھی کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں جب بعض قبائل نے کہا کہ وہ زکوٰۃ بیت المال میں ادا نہیں کریں گے بلکہ خود تقسیم کریں گے تو آپ نے ان کی تجویز قبول نہیں کی بلکہ بزور طاقت اُن کو بیت المال میں زکوٰۃ داخل کرنے پر مجبور کیا اگر وہ ان کو اس کی اجازت دے دیتے تو مسلمانوں کی امامت یعنی خلافت اور جماعت سارا نظام پارہ پارہ ہو جاتا۔ پس اس سے یہ امر بھی ثابت ہوتا ہے کہ صحیح نظام بیت المال کا قیام صرف نظام خلافت ہی کے زیر سایہ ہو سکتا ہے۔ جو آج صرف اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے پاس ہے اور باقی سب فرقہائے اسلامیہ اس سے محروم ہیں۔

اب خاکسار بیت المال کی ضرورت و اہمیت پر کچھ روشنی ڈالتا ہے۔ حضرات! اسلام کا منتہائے مقصود خدا کی بندگی کے ساتھ ساتھ مخلوق خدا کی ہمدردی اور غمگساری بھی ہے جس کو عرف عام یا مذہب کی اصطلاح میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کے ناموں سے جانا جاتا ہے۔ ایک مسلمان جہاں خدا کے حضور عاجزانہ طور پر نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے وہاں اس کو اپنے غریب بے سہارا مظلوم و مقہور بیوگان اور یتامیٰ کی دستگیری اور امداد کے لئے ہمہ وقت کمربستہ رہنا چاہئے۔ یہی سنت ہے ہمارے آقا مکی و مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ آپ اپنی بعثت سے پہلے جہاں غار حرا میں چھپ کر یاد خدا میں محو رہتے تھے۔ وہاں ہر بیکس ولاچار انسانوں کی دستگیری بھی فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ بعثت کے وقت حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ نے آپ کو اطمینان دلاتے ہوئے کہا کہ خدا کی قسم! وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ کیونکہ آپ قرابت داروں کا حق ادا کرتے ہیں۔ قرضداروں کا قرض ادا کرتے ہیں۔ غریبوں اور بے سہاروں کی مدد کرتے ہیں۔ مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے اور حق بات کی تائید کرتے ہیں۔ پس آج بھی یہی چیز ہماری کامیابی اور نجات کے لئے ضمانت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں حسب استطاعت پورے شرح و بسط کے ساتھ خرچ کریں۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا۔ غرض زکوٰۃ کی ادائیگی اور مالی قربانیاں کسی نہ کسی رنگ میں اسلام میں ابتداء سے ہی جاری ہیں۔ اور وقت کی مناسبت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں احکامات اسبارہ میں نازل کئے اور حامل شرع سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان احکامات کو اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو سناتے رہے اور صحابہ کرام نے بھی وفا کا ایسا نمونہ دکھایا جو رہتی دنیا تک ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ ایسے بھی بعض صحابہ تھے جو نانِ شبینہ کے محتاج گزرے ہیں لیکن انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس رنگ میں وفا کی کہ بازاروں میں جا جا کر بوجھ اُٹھایا اور جو کچھ میسر آیا سارا کا سارا آپ کے قدموں میں لا ڈالا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت سے جب سرزمین عرب گونج اُٹھی تو سعید روحیں آگے بڑھیں چنانچہ دیکھیں! حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آگے بڑھیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے حضرت بلالؓ۔ حضرت صہیب رومیؓ۔ حضرت خبابؓ۔ حضرت عمارؓ۔ حضرت عمر و حضرت عثمان رضوان اللہ علیہم آگے بڑھے۔ جنت کے خریداروں کی یہ قطار بہت لمبی ہوتی چلی گئی۔ چودہ سو سال کے بعد آج تک یہ قطار صف بہ صف۔ لہر بہ لہر بڑھتی جا رہی ہے۔ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ۔

(التوبہ: ۱۱۲) کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور اموال جنت کے بدلے خرید لئے ہیں۔

معزز حاضرین ۸ ھ کی بات ہے کہ فتح مکہ کے ساتھ ہی تمام عرب مسلمان شیرازہ بند ہو گئے اور وہ الٰہی نظام جو اسلام کے پیش نظر تھا اس کے لئے راستہ ہموار ہو گیا ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ خُذْ مِنْ اَمْوَالِہِمْ صَدَقَۃً تُطَھِّرُھُمْ وَ تُزَکِّیْھِم۔ (سورہ توبہ) یعنی اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم! ان کے اموال میں صدقہ (زکوٰۃ) وصول کرنا کہ اس طرح تو انہیں پاک کرے اور ان کا تزکیہ کرے۔

چنانچہ اگلے سال محرم ۹ ھ کو زکوٰۃ کے تمام قواعد و ضوابط مرتب ہوئے اور تمام عرب میں محصلین اور عاملین مقرر کئے گئے اس طرح باقاعدہ ایک بیت المال کا قیام عمل میں آیا۔ یہ سب تفاصیل سورۃ توبہ میں مذکور ہیں۔ یہ بات عرض کر چکا ہوں کہ مالی قربانی کا حکم اسلام میں ابتداء سے ہی تھا لیکن بیت المال بننے کے بعد تمام چندوں جن میں زکوٰۃ صدقات عشر نیز دیگر جز وقتی تحریکات کی رقوم سب بیت المال میں جمع ہوا کرتیں اور منتظمین بیت المال ان اموال کو حسب ہدایت امیر المومنین یا صوبوں کے اعلیٰ حکام کی ہدایت کے مطابق کمزوروں، ضرورت مندوں، بیوگان و یتامیٰ اوغرباء مساکین اور مسافروں اور تالیف قلوب اور محصلین و عاملین کی ضروریات اور شیرازہ بندی کے قیام اور اس کے اصولوں کی آبیاری کے لئے تعمیر و ترقی کے لئے اور دیگر علمی و تعلیمی ضروریات کی بجا آوری کے لئے خرچ کیا کرتے۔

غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تکمیل بیت المال کے ساتھ اُس آسمانی نظام کی بھی تکمیل فرمائی جس کی پہلی اینٹ حضرت آدم علیہ السلام کے ہاتھوں رکھی گئی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلمکے صحابہ کرام نے صدق و وفا کا ایسا نمونہ دکھایا جس کی نظیر تاریخ مذاہب عالم پیش کرنے سے قاصر ہے۔ الٰہی نوشتوں کے مطابق دین اسلام پر آخری زمانہ میں ضعف کا آنا مقدر تھا اور یہی وہ زمانہ تھا جس میں مسیح موعود مہدی موعود علیہ السلام کا نزول بھی ہونا تھا تا کہ اس آسمانی نظام جس کی تکمیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان
شریف جیولرز ربوہ

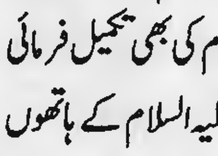
Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
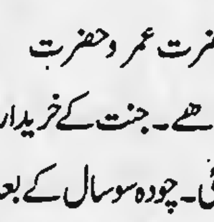
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

اولیٰ میں ہوئی اس کی کامل اشاعت آپ علیہ السلام کی بعثت ثانیہ میں ہو۔

معزز سامعین! جیسا کہ خاکسار نے پہلے ذکر کیا ہے کہ سورۃ جمعہ کی آیت "وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ" میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا ذکر ہے۔ چنانچہ بعثت اولیٰ امیین میں بھی جو آپ کے وجود مبارک سے پوری ہوئی اور بعثت ثانیہ آخرین میں ہونی تھی جو بروزی اور ظلی رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پوری ہوئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دو بعثت مقدر ہیں۔ (۱) ایک بعثت تکمیل ہدایت کے لئے (۲) دوسری بعثت تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے اور یہ دونوں قسم کی تکمیل روز ششم سے وابستہ تھی.... سو ایک تو وہ روز ششم تھا۔ جس میں آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ۔ نازل ہوئی اور دوسرے وہ روز ششم ہے۔ جس کی نسبت لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ میں وعدہ تھا۔" (تحفہ گولڑویہ)

سامعین کرام! آخرین کی جماعت میں شامل ہونا ہم سے بے پناہ قربانیوں کا تقاضا کرتا ہے۔ نومبائعین دوستوں کی فہمائش کے لئے "الجماعۃ" کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے سو میرے پیارے نو احمدی بزرگو! اور بھائیو۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخری زمانے میں امت کے تہتر فرقے ہو جائیں گے ان میں سے ایک جنتی ہوگا۔ اور وہ جماعت ہوگی۔ نیز فرمایا کہ وہ جماعت وہی کچھ کرے گی جو میں اور میرے صحابہ کرتے ہیں۔

پس یہ خدا کا فضل و احسان ہے کہ آج اس روئے زمین پر سوائے احمدیہ جماعت کے کوئی بھی فرقہ "الجماعۃ" کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ کیونکہ جماعت کے لئے ایک واجب الاطاعت امیر کا ہونا ضروری ہے۔ جس کے ہاتھ پر وہ سب جمع ہوں یہ اعزاز خلافت جیسی عظیم نعمت کے رنگ میں سوائے احمدیہ جماعت کے کہیں بھی نظر نہیں آتا۔ دوسری بات حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے وہ صفت بھی جماعت احمدیہ میں بطریق اتم موجود ہے۔ آج تبلیغ اسلام کا سہرا خدا کے فضل سے ہر احمدی کے سر کا تاج ہے فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ پس جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ "الجماعۃ" میں شامل رہنا ہم سے عظیم قربانیوں کا تقاضا کرتا ہے۔ کوئی بھی نظام یا تحریک مذہبی ہو یا دنیوی مالی قربانیوں کے بغیر چل نہیں سکتی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"دنیا میں آج تک کونسا سلسلہ ہوا ہے یا ہے خواہ دنیاوی حیثیت سے ہے یا دینی۔ بغیر مال کے چل سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہر ایک کام اس لئے کہ عالم اسباب ہے اسباب سے ہی چلایا ہے۔ پھر کس قدر بخیل اور ممسک وہ شخص ہے جو ایسے عالی مقصد کی کامیابی کے لئے ادنیٰ چیز مثل چند پیسے خرچ نہیں کر سکتا۔" (الحکم ۱۰ر جولائی ۱۹۰۳ء)

پس اب اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے اس مبارک دور میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم ہوا ہے۔ پھر وہی تقاضے ہیں پھر وہی مطالبے ہیں بلکہ پہلے سے بڑھ کر۔ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دور کو بہت ہی بابرکت دور قرار دیا ہے۔ فرمایا:

مَثَلُ اُمَّتِیْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى اٰخِرُهٗ خَيْرٌ اَمْ اَوَّلُهٗ

کہ میری امت کی مثال اس بارش کی ہے جس کے متعلق نہیں کہا جاسکتا کہ اس کا آخری حصہ زیادہ مفید ہے اور باعث خیر ہے یا پہلا حصہ پھر اس حدیث کے آخر میں فرمایا کہ وہ امت کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے۔ جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر میں مسیح موعود ہوں گے۔ اسی دور کے بارہ میں مزید یوں خوشخبری دی ہے۔

اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِهِمْ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُوْنَ اهل الفتن

(مشكوٰة المصابيح)

یعنی اس امت کے آخری حصہ میں ایسی جماعت ہوگی جن کو صحابہ رضوان اللہ علیہ کی طرح اجر ملے گا وہ امر بالمعروف کرنے والی ہوگی اور نہی عن المنکر کرے گی اس جماعت کے لوگ اہل فتن کا مقابلہ کر کے انہیں شکست دیں گے۔

ظاہر ہے یہ جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہی جماعت ہے اور اس جماعت کے لئے دوسری احادیث میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی دائمی نعمت پانے کی خوشخبری بھی دی گئی ہے۔ الحمدللہ جماعت احمدیہ عالمگیر خلافت کے زیر سایہ آج جو غیر معمولی قربانیاں اخلاص اور فدائیت کے ساتھ انجام دے رہی ہے۔ اس کی نظیر سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے اور کہیں نہیں ملتی۔ انفاق فی سبیل اللہ کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اس زمانے میں جس میں ہماری جماعت پیدا کی گئی ہے کئی وجوہ سے جماعت کی صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشابہت ہے۔ بہتیرے ان میں ایسے ہیں کہ اپنی محنت سے کمائی ہوئے مالوں کو محض خدا تعالیٰ کی مرضیات کے لئے ہمارے سلسلہ میں خرچ کرتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ خرچ کرتے تھے۔" (ایام الصلح)

خدا کے فضل سے آج ہر فرد جماعت اشاعت اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاجداری کو قائم کرنے کی خاطر دیوانہ وار قربانیاں دے رہا ہے۔ اور بلاشبہ یہ جماعت صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنے کی دعویدار ہے۔

پس اے معزز سامعین کرام! کیا آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا حصہ بننا چاہتے ہیں۔ تو پھر جائزہ لیں کہ کیا آپ چندہ عام باقاعدہ اور باشرح ادا کرتے ہیں کیا چندہ تحریک جدید، وقف جدید کے بقایا دار تو نہیں۔ کیا زکوٰۃ وصدقات ادا کرتے ہیں۔ خلفاء کرام کی طرف سے جاری فرمودہ تحریکات پر فوراً لبیک کہتے ہیں۔ اگر ایسی بات ہے تو یقیناً آپ نے احمدیت کی حقیقت کو پالیا اگر نہیں تو سوچنے کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی احمدی بننے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اب آخر میں خاکسار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے مالی قربانی سے متعلق دو ولولہ انگیز خطاب احباب کی خدمت میں پیش کر کے اپنی تقریر ختم کرتا ہے۔

۱۹۹۱ء کے جلسہ میں حضور خلیفۃ المسیح الرابع وقف جدید کے سال نو کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے ہندوستان کی جماعتوں کو ان کے مقام اور ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

"چندوں کے سلسلہ میں ہندوستان کی جماعتوں کو متوجہ کرتا ہوں کہ باہر کی دنیا کے لوگ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں بہت آگے نکل چکے ہیں۔ اور بڑی تیزی سے آگے نکل رہے ہیں۔ اس لئے آپ اپنے پہلے اعزاز کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ وہ جھنڈا جو خدا نے خود آپ کے ہاتھوں میں تھمایا تھا یعنی عظیم مالی قربانیوں کا جھنڈا، اسے اپنے سینے سے چمٹائے رکھیں۔ اسے بلند کریں۔ اور اگرچہ سب آپ کے بھائی ہیں۔ ان سے حسد اور رقابت کوئی نہیں۔ مگر نیکیوں میں خدا تعالیٰ کا یہی حکم ہے کہ ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو۔ پس اس روحانی رقابت کو تو بہر حال آپ کو محسوس کرنا ہوگا۔ یہ عہد کریں اور یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ دن جلد آئیں جب نہ صرف یہ کہ آپ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں بلکہ از سر نو ساری دنیا کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے آپ خدا کے حضور مالی قربانیاں شروع کر دیں اور ایک دفعہ پھر آپ کا سر اس فخر کے ساتھ بلند ہو جو عجز اور شکر کا جذبہ اپنے اندر رکھتا ہے۔ کہ الحمدللہ ثم الحمدللہ اپنی توفیق سے نہیں بلکہ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ہمیں یہ توفیق ملی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قربانی کے جو اسلوب اور قربانی کی جو ادائیں ہمیں سکھائی تھیں از سر نو ہم نے ان کو اپنا لیا ہے۔ اب اس پہلو سے ہم دنیا کے حسین ترین وجود بن کر ابھر رہے ہیں۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ اور جلد تر آپ کو اس کی توفیق [illegible] ہے۔"

مزید حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"جماعت احمدیہ کا جو یہ پہلو ہے (یعنی مالی قربانی کا پہلو) یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک ایسا عظیم الشان ثبوت ہے کہ ساری دنیا زور مارے گالیاں دے یا کوششیں کرے اور منصوبے بنائے تو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کی یہ نمایاں اور عظیم الشان اور امتیازی خوبی ان سے چھین نہیں سکتی...... دنیا میں جتنی بھی قومیں نیکی کے نام پر خرچ کرتی ہیں ان کے متعلق بلاخوف و اختلاف یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہر آنے والے سال میں لوگوں کے جذبے میں کمی ہوتی چلی جاتی ہے اور رفتہ رفتہ نیک کاموں پر از خود خرچ کرنے کا رجحان کم ہوتا چلا جارہا ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کا گراف اس سے بالکل مختلف ہے اور حیرت انگیز وفا کے ساتھ اپنے اس اسلوب کو قائم رکھے ہوئے ہے کہ ہر آنے والا سال جماعت کی مالی قربانی کی روح کو کم کرنے کی بجائے بڑھا رہا ہے۔ یہ اعجاز خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ایک سچے فرستادہ کے سوا کوئی دنیا میں نہیں دکھا سکتا۔ ساری دنیا کی طاقتوں کو میں کہتا ہوں کہ مل کر زور لگا کر دیکھ لیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام جیسی کوئی مالی قربانی کرنے والی جماعت کہیں ہو تو لا کر دکھائیں۔ دنیا کے سامنے چہرے تو پیش کریں۔ وہ کون لوگ ہیں جو اس طرح اخلاق اور وفا کے ساتھ اور بڑھتی ہوئی قربانی کی روح کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور اپنے اموال پیش کرتے چلے جاتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ ۲۵ر دسمبر ۱۹۹۲ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

☆☆☆

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز - کشمیر جیولرز
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

قادیان دارالامان میں ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد

قادیان دارالامان میں لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر انتظام مورخہ ۴ر تا ۱۱ر اگست ۲۰۰۷ء بعد نماز مغرب و عشاء مسجد اقصیٰ قادیان میں ہفتہ قرآن کریم کے سلسلہ میں ہر روز جلسہ ہوا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اس روانی پروگرام میں ہر روز احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مستورات نے بھی دالان حضرت اماں جان میں جلسہ سے استفادہ کیا۔

پہلے دن کے جلسہ کی صدارت مکرم حافظ ڈاکٹر صالح محمد صاحب الہٰ دین صدر صدر انجمن احمدیہ نے کی۔ تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب اُستاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے کی اور نظم مکرم تنویر احمد صاحب ناصر اُستاذ جامعۃ المبشرین نے پڑھ کر سنائی۔ اس اجلاس میں تقریر مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون نے دیگر مذہبی کتب موجود ہونے کے باوجود قرآن مجید کے نزول کی غرض پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب میں محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہٰ دن صاحب نے فرمایا کہ پہلے زمانہ کی تعلیمات افراط وتفریط سے پُر تھیں۔ قرآن کریم نے آکر درمیانی راستہ تجویز کیا۔ ایک غیر مسلم صرف اپنی الہامی کتاب کو مانتا ہے، لیکن ایک مسلمان کو حکم ہے کہ ساری الہامی کتب کو مانتا ہے۔ صدارتی خطاب کے بعد دُعا ہوئی۔

دوسرے دن کا اجلاس مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب ناظر بیت المال خرچ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ نعیم احمد پاشا متعلم جامعہ احمدیہ اور نظم مکرم رضوان احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم مولانا عبدالوکیل صاحب نیاز نے زیر عنوان ہستی باری تعالیٰ اور مذہب کی ضرورت از روئے قرآن تقریر کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے ہستی باری تعالیٰ کے متعدد دلائل بھی پیش کئے۔

تیسرے دن کا اجلاس مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم محمد مقبول صاحب متعلم جامعۃ المبشرین نے تلاوت کی اور مکرم مولوی عطاء اللہ نصرت صاحب نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ اس کے بعد مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ نے زیر عنوان ''قرآنی تعلیمات کی روشنی میں دعوت الی اللہ'' تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا نیکی کے حکم میں سب سے پہلا حکم دعوت الی اللہ ہے تمام انبیاء نے آکر یہی کام کیا ہے۔ قرآن کریم نے خود ہی دعوت الی اللہ کے آداب سکھا دیئے ہیں۔ موصوف نے حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے اقتباسات کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کیا۔ صدر اجلاس نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا اولین فریضہ تبلیغ اسلام ہے اخلاق فاضلہ سے ہی آج اسلام احمدیت کو پھیلایا جاسکتا ہے۔

چوتھے دن کی صدارت مکرم مولانا محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ نے فرمائی۔ مکرم نصیر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم ہاشم احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ کی نظم کے ذریعہ اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین نے ''تربیت اولاد اور اطاعت والدین کے بارہ میں قرآنی تعلیمات کے عنوان پر تقریر کی۔ صدر اجلاس نے اپنی تقریر میں کہا کہ خدا کی رضا کو مدنظر رکھتے ہوئے صلہ رحمی کرنی چاہئے۔ اس بارہ میں آپ نے بعض احادیث کے حوالے بھی پیش کئے۔

پانچویں دن کے اجلاس کی صدارت مکرم مولانا جلال الدین صاحب نیر ناظر بیت المال آمد نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عمر عبدالقدیر صاحب متعلم جامعہ احمدیہ اور نظم مکرم مرشد احمد صاحب ڈار متعلم جامعہ احمدیہ نے پڑھ کر سنائی۔ اس اجلاس میں زیر عنوان ''خدمت قرآن اور جماعت احمدیہ'' مکرم مولانا محمد حمید صاحب کوثر پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے کی۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی پیدائش کے وقت قرآن مجید پر کئی طرح کے حملے ہورہے تھے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ تحریر کی اور اس میں آپ نے قرآن کریم کی حقیقت اور حقانیت ثابت کی اور چیلنج دیا کہ اگر کوئی اپنی مذہبی کتاب سے اس قدر بیان کردے تو میں دس ہزار روپئے انعام دونگا۔ پھر اسلامی اصول کی فلاسفی لیکچر نے قرآن کریم کی برتری سارے زمانہ پر ثابت کردی۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے خدمت قرآن میں اب تک ۶۰ زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ ۱۲۰ زبانوں میں منتخب آیات کا ترجمہ ہوچکا ہے۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب نیر نے اپنی صدارتی تقریر میں قرآن کریم کی عظمت شان پر حضرت مسیح موعودؑ کے بعض اقتباسات گوش گزار کئے۔

چھٹے دن کے اجلاس کی صدارت مکرم ڈاکٹر عبدالباسط خان صاحب ایڈمنسٹریٹر نور ہسپتال نے کی۔ تلاوت قران کریم مکرم مولوی محمد نور الدین صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے کی۔ مکرم مولوی نصر من اللہ صاحب نے قرآن کریم کی شان میں حضرت مسیح موعودؑ کے فارسی نظم کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ مکرم مولانا باسط رسول صاحب اُستاد جامعہ احمدیہ نے زیر عنوان ''حصول علم کے متعلق قرآنی تعلیمات'' تقریر کی۔ موصوف نے قرآن کریم کی آیات سے علم کے حصول کی برکات اور افادیت ثابت کی۔ صدر اجلاس نے اپنی تقریر میں ایسے علم کی طرف توجہ دلائی جس کے ساتھ عمل بھی شامل ہو۔

ہفتہ قرآن کریم کے ساتویں اور آخری دن کی صدارت مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ اسلم احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے کی اور نظم مکرم شیخ فاتح الدین متعلم جامعہ احمدیہ نے پڑھ کر سنائی۔ اس اجلاس میں مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی و ایڈیٹر بدر نے تقریر کی۔ موضوع تھا ''معاشرتی و عائلی زندگی کی اصلاح کے لئے قرآن کریم کی تعلیمات''۔ موصوف نے سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۲ کی تلاوت کی اور اس میں بیان کردہ معاشرہ کی اصلاح کے گُر بتائے۔ آپ نے معاشرہ کے مختلف طبقات کا ذکر کیا اور بتایا ان تمام کے بارہ میں قرآن کریم کی تعلیم ہے کہ عمدہ اور اچھا سلوک کرو۔ آپ نے معاشرتی برائیوں کا ذکر کیا اور اس سے بچنے کے لئے جو طریقے قرآن کریم نے بیان فرمائے احسن پیرایہ میں آپ نے ذکر کیا۔ اسی معاشرہ میں انسان کا گھر بھی آتا ہے لہٰذا انسان پر اُس کی عائلی زندگی میں حسن سلوک اور عدل و انصاف کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ آپ نے وضاحت کے ساتھ بیان کیا۔ صدر اجلاس نے فرمایا کہ قرآن کریم کے حقائق و معارف جو ان تمام میں بیان کئے گئے وہ سن لینا ہی کافی نہیں بلکہ ان پر عمل کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے بعض اقتباسات پیش کرکے اختتامی دُعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم کی جملہ تعلیمات پر کماحقہٗ عمل پیرا ہونے کی توفیق دے اور ہمارے دلوں کو اور گھروں کو قرآن کریم کے نور سے منور کردے۔ آمین (طاہر احمد چیمہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد حلقہ نور)

جماعت احمدیہ کیرنگ: مکرم آفتاب احمد نیر صاحب سرکل انچارج کیرنگ زون اطلاع دیتے ہیں کہ یکم اگست تا ۷ اگست جامع مسجد کیرنگ میں ہفتہ قرآن کا انعقاد کیا گیا۔ روزانہ بعد نماز مغرب و عشاء دو گھنٹے کا پروگرام ہوتا رہا جس میں خاکسار، مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب، مکرم شیخ بشیر الدین صاحب، مکرم میر سبحان علی صاحب معلم سلسلہ، مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب، مکرم منور خان صاحب نائب صدر، مکرم انیس الرحمٰن خان صاحب، مکرم سیف الرحمٰن خان صاحب نائب صدر نے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں۔

مڈرپور (بنگال): مکرم عبدالرؤف صاحب معلم وقف جدید بیرون اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مڈرپور میں ۱ر جولائی سے ۷ر جولائی تک ہفتہ قرآن کا انعقاد کیا گیا۔

پونچھ: مکرم مولوی عزیز احمد ناصر صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ماہ جولائی میں ہفتہ قرآن منایا گیا۔

ریلوے ریزرویشن بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۷ء

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان 29-30-31 دسمبر ۲۰۰۷ء کو منعقد ہورہا ہے۔ جو احباب اس بابرکت جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہیں ان کی سہولت کے لئے نظامت ریزرویشن کی طرف سے حسب سابق امسال بھی واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر جلسہ سالانہ میں ۳۰ر نومبر ۲۰۰۷ء تک ارسال کردیں اور ساتھ ہی مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام مع تفصیل رقم بھجوا دیں۔ یاد رہے کہ اس وقت ریلوے ریزرویشن 60 دن پہلے کرانے کی سہولت موجود ہے۔

From Station..........to........Date......Class........Seat/Berth..........

Train No...... Train Name......... Male/Female......Age......

اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور یہ مبارک سفر ہر لحاظ سے آپ کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین

ضروری نوٹ: اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر اسٹیشنوں پر بذریعہ کمپیوٹر واپسی ریزرویشن کی سہولت سے ضرور استفادہ کریں۔ (افسر جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۷ء)

بقایا داران چندہ وقف جدید متوجہ ہوں

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ چندہ وقف جدید کا سال شروع ہوکر نو ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اور مذکورہ چندہ کا سال ماہ دسمبر کے ساتھ ختم ہوجاتا ہے۔ اس ضمن میں آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنی جماعت/اپنے سرکل میں اس بات کا جائزہ لیں کہ آپ کی جماعت/آپ کے سرکل کا سال رواں کا بجٹ ۲۰۰۷ء بذریعہ انسپکٹر اور معلق سیکرٹری وقف جدید یا سیکرٹری مال دفتر ہذا میں بھجوایا جاچکا ہے یا نہیں؟ جائزہ لینے پر مذکورہ بجٹ مرکز نہیں بھجوایا گیا تو براہ مہربانی اس سلسلہ میں مثبت قدم اٹھاتے ہوئے اپنی جماعت/اپنے سرکل کا بجٹ فوری طور پر گزشتہ سال کے بجٹ سے کم از کم ۲۰ فیصد اضافہ کرتے ہوئے دفتر ہذا میں بھجوادیں۔ جزاکم اللہ اور ساتھ ساتھ سو فیصدی وصولی کروانے کی طرف بھی خصوصی توجہ دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ رمضان المبارک اور عید الفطر کے بعد انسپکٹر وقف جدید آپ کی جماعت/آپ کے سرکل کا دورہ کریں گے۔ جس کی اطلاع آپ کو کردی جائیگی۔ انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ تمام کے ساتھ ہو اور رمضان المبارک کے بے شمار افضال اور برکات کا وارث بنائے۔

(ناظم وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان)

آپ کے خطوط آپ کی رائے ....

اِک نشاں کافی ہے......

گزشتہ دنوں مورخہ ۱۱راگست ۲۰۰۷ء بروز ہفتہ صبح کے تقریباً ساڑھے آٹھ بجے خاکسار نے مشن ہاؤس اندورہ کشمیر میں ایم ٹی اے چالو کیا۔ اور تقریباً ۱۰ منٹ کے بعد مشن ہاؤس اندورہ میں خاکسار کو مغربی جانب بغیر کسی وقفہ کے خطرناک فائرنگ کی آواز آتی رہی جو کہ تقریباً ۲۰ منٹ تک جاری رہی۔ تب مغربی جانب آسمان کی طرف خاکسار نے دیکھا تو آسمان سیاہ نظر آرہا تھا۔ پھر خاکسار مشن ہاؤس سے باہر نکلا کہ ایک آدمی نے کہا کہ کھندورہ اسلحہ ڈیپو میں آگ لگ گئی ہے یعنی یہ یہی طوفان تھا۔ کھندورہ اسلحہ ڈیپو جماعت احمدیہ اندورہ سے صرف ۴ کلومیٹر کی دوری پر ہے اور اندورہ میں ۱۸ گھرانے احمدی ہے۔

بہرحال اسلحہ ڈیپو میں اگ لگتے ہی ڈیپو میں تعینات فوجی جوان بغیر ہتھیار کے بھاگتے ہوئے نظر آئے اور لوگوں کو بھی کہہ رہے تھے کہ مال کی پروا کئے بغیر اپنی جان بچانے کے لئے جتنا دور بھاگ سکتے ہو بھاگو اتنے میں لرزہ خیز بم دھماکے شروع ہوئے۔ جس سے کھندرو کے مشرقی جانب کے دیہات کے لوگ اپنی جان بچانے کے لئے مشرقی جانب کے ایک بہت بڑے پہاڑ کے پیچھے بھاگنے لگے۔ چنانچہ صدر صاحب نے اور خاکسار نے بھی پہلے عورتوں اور بچوں کو نزدیکی پہاڑی کے پیچھے جانے کے لئے روانہ کیا۔ اتنے میں ساکن پشرو جو کہ اندورہ کے ساتھ ہی ایک گاؤں ہے کے ایک غیر احمدی دوست نے بھاگتے ہوئے خاکسار کے ہاتھ روپیوں کی دو گڈیاں امانتاً تھما دی اس بات کو خاکسار نے محترم صدر صاحب کے سامنے جب رکھا تو موصوف نے فرمایا کہ جیب میں ہی ساتھ لے چلیں جو خاکسار نے بعد میں ان کو واپس کر دیں۔ یاد رہے اس حادثہ سے تقریباً تین ہفتہ قبل اندورہ کے آس پاس کے غیر از جماعت نے یہ منصوبہ بنایا تھا کہ عنقریب پوسٹر شائع ہونگے کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ ہر طرح کا بائیکاٹ ہوگا پہلے تو یہ بائیکاٹ کا الزام جماعت احمدیہ پر لگایا ہوا تھا کہ غیر از جماعت سے بائیکاٹ کی تعلیم دے رہے ہیں وغیرہ۔

اس منصوبہ کے بدلے میں پھر چونکہ جب کھندرو کے اسلحہ ڈیپو میں آگ کا سانحہ پیش آیا تو اُس وقت ہو بہو قیامت کی ایک جھلک رونما ہوتی تھی۔ بلاتمیز مخالفین بھاگتے ہوئے چند احمدی گھرانوں سے پانی مانگ رہے تھے اُس وقت عالم یہ تھا کہ کُجا تو آرمی جوان کو دیکھ کر ہی لوگ بھاگتے اور چھپتے تھے کجا آج تمام ایک ساتھ بھاگتے ہوئے نظر آرہے تھے۔ گھر کے ممبر ایک دوسرے سے جدا تھے بالکل نفسا نفسی کا عالم تھا۔ خاکسار کے بھی بچے واہلیہ کافی دیر تک خاکسار سے جدا رہے۔ جیسا کہ قیامت اور اُس کی ہولنا کیوں کا ذکر خود خدا تعالیٰ سورۃ الحج اور بعض دوسری سورتوں میں اس طرح بیان فرماتا ہے، جس کا مفہوم کچھ یوں ہے: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، قیامت کا بھونچال بڑی (خوفناک) چیز ہے جس دن تم اُسے دیکھو گے اس دن ہر دودھ پلانے والی ماں اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائیگی.... اور تم دیکھو گے سب لوگوں کو نشہ کی سی حالت میں، اور حقیقت میں وہ نشہ کی حالت میں نہ ہونگے بلکہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔

جیسا کہ فرمایا کہ نشہ کی سی حالت، اگرچہ اس دن لوگ حقیقت میں نشہ کی حالت میں نہیں تھے مگر ایسا لگ رہا تھا کہ سارے کے سارے نشہ میں تھے۔ کوئی کسی کی نہ سنتا تھا اور نہ مانتا تھا صرف آگے ہی آگے بھاگ رہے تھے۔ آخر کار بعض لوگوں نے جنگل کے دیہاتوں میں بعض نے سکولوں میں، بعض نے مسجدوں میں پناہ لی۔ اور بعض نزدیکی رشتہ داروں اور دوستوں کے پاس چلے گئے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا تقریباً سب لوگ بچ گئے مگر اللہ تعالیٰ نے جماعت کے صبر اور دُعاؤں کے نتیجہ میں ناپاک منصوبے کی بنیاد پر مخالفین کو ایک سبق سکھایا خوش قسمتی یہ تھی کہ صبح کا وقت تھا نہ کہ رات کا وقت جس کی وجہ سے تمام گھر کے ممبران گھر میں موجود تھے بغیر تتر بتر کر کے مہلت دیکر ایک ساتھ بھاگنے کا موقعہ دیا اور پھر بقول آرمی آفیسران بلاک اسلحہ ڈیپو نمبر ۱۶ میں آگ ہے اگرچہ بلاک نمبر ۱۷ میں خدانخواستہ آگ چلی گئی تو مربع ۴۰ کلومیٹر علاقہ زمین دوز ہو سکتا تھا واللہ اعلم بالثواب۔ جانی نقصان اگرچہ میڈیا نے تھوڑا بہت ہی بتایا ہے مگر خاکسار کا اندیشہ ہے کہ سینکڑوں جانیں اُس میں چلی گئی ہونگی۔ آس پاس کے گاؤں میں کافی مکانات گولہ باری سے تباہ ہو گئے۔ ساکن اندورہ کے غیر از جماعت کی چونکہ احمدیوں کے ساتھ رشتہ داریاں ہیں۔ اس لحاظ سے وہ لوگ بائیکاٹ کے منصوبے کو بھلا کر ساکن یاری پورہ، ساکن چک ڈیسنڈ، ساکن چک ایمر چھ وغیرہ کے احمدیوں کے گھروں میں پناہ لیتے رہے۔ الغرض اب وہ شائد اسی وجہ سے مخالفت اور بائیکاٹ کے منصوبے بھول گئے ہیں۔

اخبار گریٹر کشمیر کے مطابق اس ڈیپو میں روزانہ تین ہزار مزدور کام کرتے ہیں اور دو فائر سروس گاڑیوں کے ساتھ ۱۵ فائر سروس گارڈ بھی مارے گئے اور درجنوں سکورٹی گاڑیاں بھی تباہ ہو چکی ہیں۔ جماعت کے احباب کو اللہ کے فضل و کرم سے کوئی جانی و مالی نقصان نہیں ہوا ہے۔ (محمد مقبول حامد خادم سلسلہ وقف جدید بیرون)

COUNSELLING FOR STUDENTS

Medical Entrance Exams

Entrance examination to medical education are conducted on an All India basis as well as state wise basis. Apart from this, some notional level institutions also conduct their own entrance tests. The test is based on 12th standard syllabus.

Eligibility : 10+2 / equivalent with Physics, Chemistry & Biology, or Pre-Medical or B.Sc. Background.

The Central Board of Secondary Examination, Delhi conducts an All India Pre-Medical/Pre-Dental Entrance Exam to select the candidates at an all India level (except in the states of Jammu & Kashmir and Andhra Pradesh) for admission to roughly 15% of the total seats in the colleges of each state. Andhra Pradesh and Jammu & Kashmir do not admit students from other states. Information about the exam can be obtained from the following address:☆ All India Pre-Medical/ Pre-Dental Entrance Examination Unit CBSE, 17-B, Indraprastha Estate, New Delhi 110002

The states also conduct their own Pre-medical entrance exam for domiciled candidates. Guarat, Tamilnadu and Maharashtra admit students on the basis of merit, in the 10+2 examination.☆ There are some national level institutes where admission does not hinge on domicile status. These institutions admit candidates through their own entrance test.

The announcement of all India Pre-medical Examination comes in January and tests are conducted in March or April. ☆ State Level Examinations are announced in January and conducted in March-April.

National level institute examinations are announced usually in January-March and test conducted in May-June.

Merit ranking of this entrance exam is applicable for admission to MBBS, BDS (Dentistry), BHMS (Homeopathy), BAMS (Ayurveda).

All India Institute of Medical Sciences Entrance Exams

AIIMS runs a variety of undergraduate corses in medicine, nursing and related areas, and postgraduate courses in virtually all the basic and clinical medical specialities and super specialities and awards its own degrees. Admissions to these courses are based on entrance examinations conducted all over the country. Teaching and research are conducted in 42 disciplines. In the field of medical research AIIMS is the lead, having more the 600 research publications by its faculty and researchers in a year. AIIMS also runs a College of Nursing and trains student for B.Sc. (Hon.) Nursing (post-certificate) degrees. Twenty-five clinical departments including four super specialty centres manage practically all types of disease conditions with support from pre-and Para-clinical departments.

Source : A Directory of Higher Education 2007
(A Malaya Manorama Publication)

(Nazarat Taleem Qadian)

جذباتِ مومن

تیری رحمت کے، خدایا ہم ہیں سب امیدوار
اپنی رحمت سے تُو ہم پر فضل کردے بے شمار
ہم تیرے در کے سوالی اے مرے قادر خدا
تیرے آگے عرض ہم کرتے رہیں گے بار بار
جس کو تو مل جائے اس کو کیا ضرورت ہے پڑی
جائے وہ کیوں مانگنے اغیار سے دل کا قرار
جو عدو تھے، احمدیت کو مٹانے پر تُلے
مل گئے وہ خاک میں، ان کو پڑی ذلت کی مار
کون روکے گا خدا کے شیر کی آواز کو
پھیلتی جاتی ہے وہ تو ہر گھڑی ملک و دیار
طائرانِ احمدیت نغمہ سنج ہیں ہر گھڑی
ایم ٹی اے پر گونجتے ہیں ان کے نغمے بے شمار
کھول دے تُو راستے سب احمدیت کے لئے
روکیں ساری دُور کردے اے میرے پروردگار
شکر ہے مومنؔ خلافت کی ملی نعمت ہمیں
گلستانِ احمدیت میں اسی سے ہے بہار

(خواجہ عبدالمومن اوسلو۔ ناروے)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16584 :: میں ڈاکٹر اے محمد سلیم ولد عبدالرحمن مرحوم قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 53 سال پیدائشی احمدی ساکن کرونا گاپلی ڈاکخانہ کرونا گاپلی ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-4-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائیداد: اٹھارہ سینٹ زمین مع رہائش مکان بمقام کرونا گاپلی جو کہ مسجد احمدیہ کے ساتھ ہے۔ جس کی موجودہ قیمت تقریباً 15,00,000 روپئے ہے۔ جو کہ خاکسار کی اور بیوی کی دونوں کی ملکیت ہے۔ لہٰذا اس کی آدھی حصہ کا ہی خاکسار مالک ہے۔ والد صاحب کے وفات پر وراثت میں ملی زمین جو کہ ساڑھے سولہ سینٹ ہے۔ اور کرونا گاپلی تا جیل جنکشن میں واقع ہے۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 500000 روپئے ہے۔ اول الذکر جائیداد کو بنانے میں خاکسار کا نوے ہزار روپئے قرض ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت سالانہ 288000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ آئی آر انصار مہدی　　العبد ڈاکٹر اے محمد سلیم　　گواہ ایس وی محمد فضل

وصیت 16585 :: میں عبدالقدوس کلیم ولد عبدالسلام قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن کرونا گاپلی ڈاکخانہ کرونا گاپلی ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-4-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ 7 سینٹ زمین مع مکان قیمت اندازاً 800000 روپئے ہے۔ اس کے نصف حصہ کی ملکیت خاکسار کی اہلیہ کی ہے۔ اس جائیداد کو بنانے کے لئے خاکسار نے بینک سے 5 لاکھ روپئے 15 سال کے عرصہ کے لئے قرض لیا ہے۔ خاکسار کی اہلیہ بھی وصیت کر چکی ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 8000 روپے ہے۔ والدین حیات ہیں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ آئی آر انصار مہدی　　العبد عبدالقدوس کلیم　　گواہ محمد فضل

وصیت 16586 :: میں انیسہ کلیم زوجہ عبدالقدوس کلیم قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 34 سال تاریخ بیعت 1989ء ساکن کرونا گاپلی ڈاکخانہ کرونا گاپلی ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-4-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 7 سینٹ زمین مع مکان قیمت اندازاً 800000 روپے ہے۔ اس کے نصف حصہ کی ملکیت خاکسار کے خاوند کی ہے۔ اس جائیداد کو بنانے کے لئے خاکسار نے بینک سے 500000 لاکھ روپئے 15 سال کے عرصہ کے لئے قرض لیا ہے۔ ساڑھے بائیس سینٹ زمین ماتھرا میں ہے قیمت اندازاً ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ۔ چین دوعدد، چوڑی ایک عدد، انگوٹھی دوعدد، بالیاں ایک جوڑی کل وزن 45 گرام قیمت 31500 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 7500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ آئی آر انصار مہدی　　الامۃ انیسہ کلیم　　گواہ عبدالقدوس کلیم

وصیت 16587 :: میں طاہرہ شمس الدین زوجہ اے شمس الدین قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری اور پروپرائٹری عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن کرونا گاپلی ڈاکخانہ کرونا گاپلی ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-4-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 17 سینٹ زمین بمقام کرونا گاپلی جس کی موجودہ قیمت اندازاً 85000 روپئے ہے۔ 80 سینٹ زمین سروے نمبر 53 بمقام چیلا کرہ جس کی موجودہ قیمت 160000 روپئے ہے۔ 6 سینٹ زمین مع مکان بمقام کرونا گاپلی قیمت اندازاً 700000 روپئے۔ طلائی زیورات: ہار دو عدد 32 گرام۔ چوڑی 6 عدد 32 گرام۔ انگوٹھی 3 عدد 8 گرام۔ کل وزن 72 گرام۔ قیمت اندازاً 50000 روپئے۔ اس کے علاوہ خاکسارہ نے Stebliser بنانے کی Industry شروع کی ہے۔ جس میں گیارہ لاکھ روپئے خرچ کئے ہیں۔ اور اس میں دس لاکھ روپئے دوسروں کا share ہے۔ (یعنی اس میں ایک لاکھ روپئے ہی خاکسارہ کے ہیں) میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ آئی آر انصار مہدی　　الامۃ طاہرہ شمس الدین　　گواہ اے شمس الدین

وصیت 16588 :: میں عبدالقیوم خان ولد مکرم ابراہیم خان مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-1-19 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کا مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ مشتاق احمد خان　　العبد عبدالقیوم خان　　گواہ مظفر احمد خان

وصیت 16589 :: میں بی بی نصیرہ زوجہ پی ایم احمد کبیر قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ چیوایور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-1-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ غیر منقولہ جائیداد: 10 سینٹ زمین اور اُس میں دو منزلہ رہائشی مکان جس کی موجودہ قیمت اندازاً 1400000 روپئے ہوگی۔ یہ جائیداد میری اور میرے خاوند کی مشترکہ ہے۔ جس کا آدھا حصہ یعنی سات لاکھ روپئے میرے حصہ کا ہے۔ منقولہ جائیداد: زیور طلائی۔ دوعدد ہار وزن 28 گرام۔ بالیاں ایک جوڑی 4 گرام۔ کل 32 گرام جس کی موجودہ قیمت اندازاً 24000 روپئے ہوگی۔ حق مہر 3000 روپئے خاوند سے وصول ہو چکا ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی ایم احمد کبیر　　الامۃ بی بی نصیرہ　　گواہ ٹی احمد سعید

وصیت 16590 :: میں ایس نوشاد احمد ولد این اے شاہ الحمید مرحوم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ بیچ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-3-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائیداد: 42.10 سینٹ زمین بمقام ناڈووٹم کالیکٹ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 805000 روپئے ہوگی۔ 48 سینٹ زمین بمقام بے پور کالیکٹ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 410000 روپئے ہوگی۔ یہ جائیداد میرے اور میرے بھائی کی مشترکہ ہے جس کا آدھا حصہ یعنی 205000 روپئے میرا حصہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 20000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی احمد سعید　　العبد ایس نوشاد احمد　　گواہ صلاح الدین

وصیت 16591 :: میں جمیلہ بیگم زوجہ مظفر احمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن امروہہ ڈاکخانہ امروہہ ضلع امروہہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-3-27 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت خاکسارہ کی کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے مالی تنگی کے باعث زیورات بھی ختم ہوگئے اور مہر خاوند درج کردیا ہے۔ آبائی جائیداد میں بھی کسی قسم کا کوئی حصہ ملنے کی گنجائش نہیں ہے۔ گھر کے خرچ کے علاوہ خاکسار کو بطور جیب خرچ بیٹے سے ماہوار 250 روپئے ملتے ہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 250 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اپریل 2006ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ واجد احمد سلیجہ　　الامۃ جمیلہ بیگم　　گواہ محمد راشد

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللّٰہ بکاف عبدہ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللّٰہ بکاف عبدہ، کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بقیہ اداریہ ، از صفحہ نمبر :2

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے لئے تو پیشگوئی تھی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مثیل ہونگے جی ہاں وہی مثیل جن کو تم اپنی شرارت سے پُنَر جنم کہتے ہو لیکن سنو حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اپنے متعلق کیا فرماتے ہیں؟۔آپ فرماتے ہیں:

''کسی نے پوچھا عرش کیا ہے؟ فرمایا میں ہوں۔پوچھا کُرسی کیا ہے؟ فرمایا میں ہوں پوچھا لوح کیا ہے؟ فرمایا مَیں۔کہا خدائے عزوجل کے برگزیدہ بندے ہیں ابراہیم موسیٰ عیسیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا سب میں ہوں''
(ظہیر الاصفیاء ترجمہ اُردو تذکرۃ الاولیاء چودہواں باب صفحہ 55-154، تذکرۃ الاولیاء اُردو شائع کردہ شیخ برکت علی اینڈ سنز بار سوم صفحہ 128)

اب فرمائیں کنگی صاحب کے چیلے ماسٹر بلال احمد صاحب۔ماسٹر صاحب سے ہم بار بار اس لئے مخاطب ہورہے ہیں کہ کنگی صاحب جو ساری عمر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کر کے کیفر کردار کو پہنچ گئے ہیں اب ان کے چیلے نے ثواب حاصل کرنے کیلئے یہ فولڈر شائع کیا ہے۔ماسٹر بلال صاحب کو یہ حوالے غور سے پڑھنے چاہئیں اور پھر پیران پیر حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ علیہ پر اور حضرت بایزید بسطامی پر بھی پُنَر جنم کو ماننے کا الزام لگانا چاہئے۔پھر اس کے بعد ہی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باری آئے گی۔لیکن صرف اِسی پر بس نہیں اب جو حوالے ہم قرآن مجید سے پیش کررہے ہیں ان کو پڑھ کر انہیں نعوذ باللہ من ذالک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی یہ الزام لگانا پڑے گا کہ آپ بھی پُنَر جنم کے قائل ہیں۔قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنگ بدر کے موقع پر ریت کی جو مُٹھی آپ نے پھینکی تھی وہ آپ نے نہیں دراصل خدا نے پھینکی تھی۔چنانچہ فرمایا:

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى کہ جو ریت تو نے پھینکی تھی تو نے نہیں پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی تھی۔

اسی طرح ایک جگہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کو اللہ کی بیعت قرار دیتے ہوئے فرمایا :

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ کہ وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ درحقیقت تیری بیعت نہیں کرتے بلکہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں۔

اب کیا بلال صاحب کے نزدیک نعوذ باللہ من ذالک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پُنَر جنم کے قائل تھے۔خدا کا خوف کرو اور غور کرو کہ ایک صادق کی دشمنی نے تم کو قرآن و حدیث اور ائمہ سلف کے عقائد کا بھی مخالف بنادیا۔اور ذرا اُس حدیث پر بھی غور کرو جس میں اللہ تعالیٰ کثرت سے نوافل ادا کرنے والے مومن بندوں کے متعلق فرماتا ہے کہ میں ان کے ہاتھ اور پاؤں اور کان بن جاتا ہوں۔تو کیا ماسٹر بلال صاحب کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا پُنَر جنم ہوتا ہے۔؎

کچھ تو خوفِ خدا کرو لوگو ......☆...... کچھ تو لوگو خدا سے شرماؤ

ایک بات اور سُنتے چلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کے مسیح موعودؑ کے یہودی صفت مخالف علماء کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ سؤر اور بندر ہونگے۔آپؐ نے فرمایا:-

تَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ فَزْعَةٌ فَيَصِيْرُ النَّاسُ اِلٰى عُلَمَائِهِم فَاِذَا هُمْ قِرَدَةٌ وَخَنَازِير کہ میری امت میں ایک گھبراہٹ اور بے چینی پیدا ہوگی جس پر لوگ اپنے علماء کی طرف جائیں گے تو دیکھیں گے کہ وہاں تو بندر اور سؤر بیٹھے ہیں۔ (کنز العمّال جلد 16 صفحہ 80، مؤسسة الرسالة بيروت 1985ء)

اب آپ خود ہی بتائیے کہ کیا اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مُراد یہ تھی کہ اُن کا پُنَر جنم ہوگا یا یہ ایک تمثیل ہے۔سوچ کر خود ہی اس کو جواب دیجئے۔

پس یاد رکھو کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے تمثیلی طور پر خود کو مثیل مصطفیٰ فرمایا ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا صَارَ وُجُوْدِيْ وُجُوْدَهٗ اور یہ کہ مَنْ فَرَّقَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْمُصْطَفٰى فَمَا عَرَفَنِيْ وَمَا رَأٰى۔

اب ہم ذیل میں خطبہ الہامیہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اصل عبارت پیش کرتے ہیں جس پر کنگی صاحب نے اعتراض کیا ہے۔فرمایا:

''ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور میری نسبت اس کی جناب کے ساتھ استاد اور شاگرد کی نسبت ہے اور خدا تعالیٰ کا یہ قول کہ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ پس آخرین کے لفظ میں فکر کرو اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم کے لطف وجود کو میری طرف کھینچا یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہوگیا پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا درحقیقت سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا اور یہی معنی وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ کے لفظ کے بھی ہیں جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں ہے اور جو شخص مجھ میں اور محمد مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے اُس نے مجھے نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔''

پس یہ وہ تمثیلات ہیں جو قرآن و حدیث میں درج ہیں اور ائمہ سلف نے اپنے مبارک اقوال میں ان کا ذکر کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کے رنگ میں امام مہدی علیہ السلام کے متعلق ذکر فرمایا ہے لیکن ان عقل کے اندھوں کو کون سمجھائے۔اب ہم ماسٹر بلال صاحب کو سمجھاتے ہیں کہ احمدیت ''دجالی مذہب'' نہیں ہے بلکہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے دجالیت کی بُو تو دیوبندیت میں نظر آتی ہے جس سے تم کو توبہ کرنی چاہئے اور سچے امام مہدی کو قبول کر لینا چاہئے ورنہ تمہارے ہی الفاظ میں ہم کہتے ہیں کہ ''ورنہ ایسا نہ ہو کہ تم دھوبی کے گدھے کی طرح نہ گھر کے رہو نہ گھاٹ کے''

اپنے اسی بیان پر ہم اس مضمون کے اس حصہ کو ختم کرتے ہیں اور آئندہ انشاء اللہ اُس اعتراض کا جواب دیں گے جو کنگی صاحب نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے کی کتاب ''کلمۃ الفضل'' پر کلمہ طیبہ کے متعلق کیا ہے۔وباللہ التوفیق۔ (......باقی......) (منیر احمد خادم)

معاصرین کی آراء:

......تاکہ دُودھ زہر نہ بنے

یہ خبر پڑھ کر بہت سے لوگوں کا چونکنا قدرتی ہے کہ گائے اور بھینسوں میں دودھ اُتارنے کیلئے استعمال کی جانے والی دوا ''آکسی ٹوسین'' کے بہت زیادہ استعمال سے انسان کی صحت پر دُور رس بُرے اثرات ہوتے ہیں۔

''آکسی ٹوسین'' انجیکشنوں کے ذریعے گائے بھینسوں سے دوہے جانے والے دودھ کو پی کر ہارمونس میں اس طرح کی تبدیلیاں آتی ہیں کہ لڑکوں میں لڑکیوں کی علامتیں فروغ پانے لگتی ہیں۔

عام طور پر ڈیری والے اور کسان اُن گائے بھینسوں کا دودھ اتارنے کیلئے ''آکسی ٹوسین'' انجیکشن دیتے ہیں جن کے بچھڑے پیدائش کے بعد ہی مرجاتے ہیں۔یہ انجیکشن لگانے کے بعد ان جانوروں کے پٹھوں میں سستی آجاتی ہے اور ان کے تھنوں میں دودھ اتر آتا ہے۔

اس انجیکشن میں شامل کیمیکل دودھ کے ساتھ آجاتے ہیں اور اسے پینے والے کے جسم میں ہارمونس کو اس طرح نقصان پہنچاتے ہیں کہ ان کا توازن بگڑ جاتا ہے۔خاص طور پر لڑکوں میں ان کی شخصیت کو بری طرح متاثر کرتی ہے۔

پنجاب کے مختلف ڈیریوں کے سروے میں پایا گیا کہ کسان بغیر سوچے سمجھے اپنے جانوروں کو اینٹی بایوٹیک اور دوسری ادویات دیتے ہیں جس سے ان کے جانوروں کی صحت پر تو اثر پڑتا ہی ہے ساتھ ہی ان انسانوں پر بھی اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے جو یہ دودھ استعمال کرتے ہیں۔

افسوس کی بات ہے کہ پنجاب جو سبز انقلاب کے بعد دودھ کی پیداوار میں سفید انقلاب لانے میں بھی پیش پیش رہا ہے کہ بیشتر ڈیری فارموں و کسانوں کو ''آکسی ٹوسین'' انجیکشنوں کے نقصاندہ اثرات کی کوئی جانکاری ہی نہیں ہے۔انہیں پتہ نہیں کہ وہ اپنے دودھارو جانوروں کی زندگی ہی سے نہیں بلکہ اپنے گاہکوں کی صحت سے بھی کھلواڑ کررہے ہیں۔

آج دودھ ہی نہیں بلکہ سبزیوں کی شکل میں بھی نقصاندہ کیمیکل ہمارے جسم میں جارہے ہیں۔سبزیوں کو جلدی سے جلدی بڑا کرنے کیلئے انسانی صحت کیلئے نقصاندہ انجیکشن استعمال کئے جارہے ہیں۔ڈاکٹروں کے مطابق یہ ہمارے جسم میں ہارمونس کے نظام کو متاثر کرتے ہیں اور کینسر جیسی بیماریوں کو پیدا کرنے کی وجہ بن سکتے ہیں۔یہ سبھی چیزیں ہمارے جسموں میں ہلکے زہر کی طرح کام کرتی ہیں۔

دودھ کی بڑھتی مانگ اور ڈیری کے کاروبار کے پھیلاؤ کو دیکھتے ہوئے اب ضروری ہوگیا ہے کہ عوامی صحت اور جانوروں کی حفاظت کیلئے حکومت ایسی پالیسی اور انسپکشن مشینری بنائے جس سے دودھ پیدا کرنے والوں کی طرف سے اپنے جانوروں پر ''آکسی ٹوسین'' جیسے نقصان دہ انجیکشنوں اور دوسری بائیوٹکس ادویات کے اندھا دھند استعمال پر روک لگے اور امرت جیسا دودھ زہر نہ بنے۔

(از، اداریہ، روزنامہ ''ہند سماچار'' جالندھر 24 ستمبر 2007)

اعلان نکاح

مورخہ 27.7.07 کو مسجد فضل عمر چنتہ کنٹہ میں مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ بنت محمد سلیمان صاحب پی چنتہ کنٹہ کا نکاح ہمراہ بشیر احمد صاحب طاہر معلم مُبلغ کرناٹک ابن مکرم کے شفیق احمد صاحب تیماپوری، مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے پڑھا۔رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔اعانت بدر 100 روپے (طارق بشیر چنتہ کنٹہ)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 56 | Thursday | 18th october 2007 | Issue No. 42

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

ہم خوش قسمت ہیں کہ خدا کے مسیح موعود کے ذریعہ روزانہ احیائے موتٰی کے نظارے دیکھ رہے ہیں

ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ جس حد تک ہمارے وسائل ہیں ہم مسیح موعودؑ کے پیغام کو دنیا تک پہنچائیں تا کہ وہ روحانی برکات جلد جلد دنیا میں پھیلائے۔ اور وہ گمشدہ معرفت پھر سے دنیا میں پھیلے جس کی خاطر مسیح موعود علیہ السلام آئے تھے

...... خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۵ /اکتوبر ۲۰۰۷ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن یو کے ......

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت کریمہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِہٖ وَاَنَّہٗٓ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ۔ (سورۃ الانفال:۲۵) کی تلاوت کی اور ترجمہ بیان فرمایا کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک کہا کرو جب وہ تمہیں بلائے تا کہ وہ تمہیں زندہ کرے اور جان لو کہ اللہ انسان اور اسکے دل کے درمیان حائل ہوتا ہے اور یہ بھی (جان لو) کہ تم اسی کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے۔

پھر فرمایا: جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے اور ہر نیا بیعت کرنے والا اس بات سے واقف ہے کہ جماعت میں شامل ہونے کے بعد وہ یہ اعلان کر رہا ہوتا ہے کہ آج میں مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہو کر اور آپؑ کو مسیح موعودؑ مان کر اپنے آپ کو اس گروہ میں شامل کرتا ہوں جو حقیقت میں اللہ اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک کہنے والے ہیں۔ وہ اعلان کرتا ہے کہ قرآن کے تمام احکامات اور پیشگوئیوں پر ایمان لانے وُالا بنتا ہوں وہ یہ بھی اعلان کرتا ہیکہ آج میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام پیشگوئیوں پر ایمان لانے والا ہوں وہ یہ بھی اعلان کرتا ہے کہ آج میں اللہ اور اس کے رسول کے تمام احکامات پر عمل کرتا ہوں اگر کسی بیعت کرنے والے کے ذہن میں اس کے سوا کوئی بات آتی ہے تو وہ جھوٹا ہے اور اگر کوئی اس کے سوا کوئی بات ہماری طرف منسوب کرتا ہے تو وہ بھی جھوٹا ہے اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کی پابندی کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرائط بیعت میں صاف طور پر بیان فرما دیا ہے چنانچہ آپؑ بیعت کی تیسری شرط میں بیان فرماتے ہیں کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور پانچویں شرط میں فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور چھٹی شرط میں فرماتے ہیں کہ قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانا اور آپ کی بیعت میں آنا اللہ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے اور نئی زندگی حاصل کرنے کے لئے ہے۔ پس خوش قسمت ہے ہر وہ شخص جو ان مقاصد سے خدا کے مسیح موعود پر ایمان لاتا ہے اور ہم خوش قسمت ہیں کہ خدا کے مسیح موعود کے ذریعہ روزانہ احیائے موتٰی کے نظارے دیکھ رہے ہیں پس ہم پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ نعوذ باللہ من ذٰلک حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود اور نبی مان کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ گھٹانے والے ہیں۔ یہ سراسر ہم پر بہتان ہے آپؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کے متعلق اور یہ کہ کس طرح آپ نے مردوں کو زندہ کیا کے متعلق فرمایا ہیں کہ دنیا میں ایک رسول آیا تا کہ ان بہروں کو کان بخشے اور انہیں آنکھیں عطا کرے جو صدہا سال سے گونگے اور اندھے ہیں۔ اندھا ہے وہ شخص جس نے توحید کو قبول نہیں کیا۔ ہمارے رسول نے تو وحشیوں کو انسان اور پھر با اخلاق انسان بنایا اور انہیں سچائی اور اخلاق کے اعلیٰ معیار پر قائم کیا۔ پس یہ ہے وہ انسان کامل جس نے یہ انقلاب پیدا کیا اور یہ ہے وہ آفتاب صداقت جس کے قدموں پر ہزاروں مردے جی اٹھے۔ اس عظیم الشان آقا کی طرف حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام جو آپؐ کے غلام صادق تھے خود کو منسوب کرتے ہیں۔ اور آپؑ کے متعلق فرماتے ہیں کہ دنیا مر چکی تھی اللہ نے اپنے خاتم الانبیاء کو بھیج کر نئے سرے سے اس کو زندہ کیا۔ اور وہ وہ علوم سکھائے جو مدار نجات ہیں اور قرآن کا دعویٰ ہے کہ اس رسول کی متابعت سے حیات روحانی ملتی ہے۔ حضور نے فرمایا: کیا یہ الفاظ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیان فرماتے ہیں کیا کسی برابری کرنے والے کے ہو سکتے ہیں ہم تو یہ جاننے والے ہیں کہ اس روحانی زندگی کو پھر سے بخشنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں آپ کو مبعوث فرمایا ہے۔ مسلمانوں کا یہ کہنا کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مان لیا ہے اور کسی کو اب ماننے کی ضرورت نہیں یہ ان کی غلطی ہے یہ امام وہ ہے جس کی نسبت قرآن میں پیشگوئی ہے اور جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام بھیجا ہے اس پر ایمان لانا بہر حال ضروری ہے تبھی ایک مسلمان روح القدس سے تائید یافتہ کہلا سکتا ہے پس ایمان مکمل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس زمانے میں خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس عاشق صادق کو بھیجا ہے اس پر ایمان لایا جائے آج جو مسیح موعودؑ کے خلاف محاذ کھڑا کیا جا رہا ہے اس پر مسلمانوں کو غور کرنا چاہئے کہ جس کے خلاف محاذ کھڑا کر رہے ہیں وہ کیا کہہ رہا ہے اس کا اپنا دعویٰ کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعویٰ کے متعلق فرماتے ہیں:

’’مجھے اللہ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میرا عقیدہ ہے اور لکن رسول اللہ و خاتم النبیین پر آنحضرتؐ کی نسبت میرا ایمان ہے میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن کریم کے حرف ہیں اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسول کے فرمودہ کے برخلاف نہیں اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اس کی غلط فہمی ہے اور جو شخص مجھے اب بھی کافر سمجھتا ہے اور تکفیر سے باز نہیں آتا وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنے کے بعد اس کو پوچھا جائے گا میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر وہ یقین ہے کہ اگر اس زمانے کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلے میں تو بفضلہ تعالیٰ یہی پلہ بھاری ہوگا۔ (کرامات الصادقین صفحہ ۲۵)

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: پس بجائے اس کے کہ اس غلام صادق کی تکذیب کر کے اپنے ایمانوں کو کمزور کیا جائے اپنے ایمانوں کو جلاء بخشنے کے لئے اللہ کے مسیح پر ایمان لائیں جس پر ایمان لانا ضروری ہے اس غلام صادق اور کامل الایمان پر ایمان لائیں جس کی پیشگوئی آج سے چودہ سو سال پہلے خدا اور اس کے رسول نے کی تھی کیا اُن حالات میں کوئی تبدیلی آگئی ہے جن حالات کو ہر درد رکھنے والا مسلمان گزشتہ سو سال سے بیان کر رہا تھا اور نہایتے چینی سے مسیح موعودؑ کا انتظار کر رہا تھا اگر غور کریں تو حالات بد سے بدتر ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کی حالت باوجود ظاہری طور پر حکومتیں قائم ہو جانے کے مزید خراب ہو رہی ہے۔ روحانی طور پر مردے ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے....؟ صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس غلام صادق کو اللہ نے بھیجا ہے سب مل کر اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ کئی اسلامی حکومتیں اس کے خلاف بد منصوبے بنا رہی ہیں لیکن یاد رکھو! وہ چراغ جو اللہ نے روشن کیا ہے وہ انسانوں کے مونہوں کی پھونکوں سے نہیں بجھایا جا سکتا۔ پس اللہ سے مدد مانگو وہ ضرور مدد کرے گا اور تم کو قبول حق کی توفیق دے گا۔ لیکن امت کی اکثریت غلط اور مفاد پرست علماء و حکام کے پیچھے چل پڑی ہے اور ان کے پیچھے چل کر خود کو ضائع کر رہی ہے اگر آج امت کی ہمدردی کرنے والا کوئی ہے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق کی جماعت ہے۔ آپؑ نے یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ ان دلوں کو پاک کر دے دلوں پر تیرا ہی قبضہ ہے۔

یہ تیرے محمدؐ کی طرف منسوب ہونے والے ہیں اے اللہ تو ہی ان کو بتا کہ صرف منسوب ہونے سے ہی زندگی نہیں ملتی بلکہ اللہ اور رسول جن باتوں کی طرف بلا رہے ہیں ان پر عمل کرنے سے زندگی ملتی ہے۔ آج یہ دعا ہر احمدی کو نہایت ذمہ داری سے کرنی چاہئے ورنہ ہم اپنے فرائض کی بجا آوری کرنے والے نہیں کہلا سکتے۔

حضور نے فرمایا: ان نام نہاد علماء نے عجیب خوفناک ماحول پیدا کر دیا ہے کئی سعید فطرت احمدیت کو قبول کرنا چاہتے ہیں لیکن اپنے معاشرے کے خوف سے ڈر جاتے ہیں۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایمان لانے والوں کے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور فرمایا کہ یہ ایمان لانے والے نہایت ہی استقلال سے اپنے ایمان پر قائم ہیں اور قرآنی الفاظ میں مخالفین کو یہی جواب دیتے ہیں ’’فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِیْ ھٰذِہِ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا (سورۃ طٰہٰ:۷۳) یعنی کر گزر جو تو کرنے والا ہے تو محض اس زندگی کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ نئے ایمان لانے والے ہمیشہ سمجھیں کہ وَاللّٰہُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی۔ اللہ ہی بہتر ہے اور سب سے بڑھ کر بقا اسی کو حاصل ہے۔

حضور نے فرمایا: ان دنوں عرب کے بعض ممالک سے بھی رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں کہ وہاں بھی سعید فطرتوں کا احمدیت کی طرف رجحان ہے۔ پس اللہ تو ہر روز اپنی تائید و نصرت کے نظارے دکھا رہا ہے۔ اب ہماری ذمہ داری ہے کہ جس حد تک ہمارے وسائل ہیں ہم مسیح موعودؑ کے پیغام کو دنیا تک پہنچائیں تا کہ وہ روحانی برکات جلد جلد دنیا میں پھیلائے۔ اور وہ گمشدہ معرفت پھر سے دنیا میں پھیلے جس کی خاطر مسیح موعود علیہ السلام آئے تھے اس زمانے میں معرفت کا جام اللہ نے مسیح موعود کے ہاتھ میں تھمایا ہے آؤ اس سے فیض حاصل کرو۔ ہر احمدی کو ایک نئے جوش کے ساتھ یہ پیغام پہنچانا چاہئے اور رمضان کے ان مبارک دنوں میں خاص طور پر یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی مخلوق تک یہ پیغام پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆